بسم اللہ الرحمن الرحیم

قواعد
التصغیر

www.KitaboSunnat.com

تالیف

علامہ ارشد حسن ثاقب

إدارة القریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علامہ ارشد حسن ثاقب کی چند تالیفات

قواعد التصغیر ہماری صرفی کتب زیادہ تر تصغیر کے ایک دو قواعد تک محدود ہیں۔ جبکہ علمائے متقدمین نے چالیس سے زائد قوانین تصغیر کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ ہر طرح کے اسماء کے لئے تصغیر کے الگ الگ قوانین نہایت سہل زبان اور مفصل مثالوں سے آراستہ' ہر مسئلہ کی مکمل اور واضح تنقیح کہ نحو سے ادنیٰ مناسبت رکھنے والا طالبعلم بھی بآسانی سمجھ سکے۔ اور علمائے نحو کے اس مقولہ کی تشریح کہ "التکسیرُ والتصغیرُ یجریان من وادٍ واحدٍ" آپ کو اس کتاب میں نہایت وضاحت اور تفصیل سے ملے گی۔ آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ واقعی جمع مکسر اور اسم مصغر کے قوانین بالکل یکساں ہیں۔

کتاب الاضافہ اضافت سے متعلق ایک شاہکار تحقیق! واجب الاضافت' ممنوع الاضافت اور جائز الاضافت اسماء کی تقسیم! جملہ اور مفرد کی طرف مضاف ہونے والے اسماء کی تعیین۔ صرف ضمیر' صرف اسم ظاہر یا دونوں کی طرف مضاف ہونے والے اسماء کا تعین! اور دیگر نہایت بلند پایہ تحقیقی موضوعات!

احکام النسبہ نسبت کا موضوع ہمارے صرفی ونحوی نظام میں تقریباً سرے سے زیر بحث ہی نہیں آتا۔ حالانکہ علمائے نحو نے نسبت کے حوالے سے تین درجن سے زائد قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ اس کتاب میں نسبت سے متعلق تمام قوانین بھی جمع کئے گئے اور خلاف قانون شاذ نسبتوں کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔

کتاب المؤنث مؤنث قیاسی وسماعی اور حقیقی ومجازی کے حوالے سے نہایت جامع تالیف۔ مؤنث کے بارے میں نہایت مفید ابحاث۔ عام طور پر مؤنث سماعی کے حوالے سے ابہام رہتا ہے کہ کونسا اسم مذکر ہے' مؤنث ہے یا مشترک؟ اس کتاب کا باب دوم صرف ایسے اسماء کی نشاندہی پر مشتمل ہے۔ جس میں سینکڑوں عربی اسماء کو ابجدی ترتیب سے جمع کر کے ان کی تذکیر وتانیث کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

القاعدۃ فی النحو درجہ متوسطہ کے طلبہ کے لئے نحو کی پہلی درسی کتاب کے طور پر اس قاعدہ کا پڑھایا جانا طالبعلم کو زندگی بھر کام آتا ہے۔ نحو کے مکمل قواعد' نہایت اختصار سے مگر ہر قاعدہ مثالوں سمیت بیان کیا گیا ہے۔

بدایۃ النحو درجہ اولیٰ کے طلبہ کیلئے نحو کی نہایت جامع' مفصل' مدلل کتاب۔ ہر موضوع پر قرآن کریم کی کم از کم پانچ اور روزمرہ عربی کی اس سے بھی زیادہ امثلہ! ہر موضوع نہایت واضح اور نہ صرف نحو بلکہ عربی زبان تک رسائی کیلئے نہایت مفید کتاب اکثر مدارس میں نحو میر کی جگہ اس کی تدریس رواج پا رہی ہے۔

القاعدۃ فی الصرف درجہ متوسطہ کے طلبہ کے لئے صرف کا ابتدائی قاعدہ جس میں صحیح' مثال' اجوف سے مضاعف تک تمام ابواب کی مکمل گردانیں اور جہاں جہاں ابدال' اعلال یا کسی اور قسم کی تبدیلی رونما ہوتی ہے اس کی مختصر مگر نمایاں وضاحت۔ چند اہم قوانین کا تذکرہ۔ مجرد ومزید ہر طرح کے ابواب کا ہر صیغہ تیار کرنا اس قاعدہ سے بچوں کو آ جاتا ہے۔

بدایۃ الصرف درجہ اولیٰ کے طلبہ کیلئے صرف کے موضوع پر نہایت محققانہ تالیف! جس کے پڑھنے کے بعد عربی زبان کا ہر صیغہ نکالنا اور بنانا بھی آ جاتا ہے اور اصل سے موجودہ صیغہ تک پہنچنے کے قواعد وضوابط بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ چند ایسے قوانین جن سے عام صرفی کتب خاموش ہیں' کے اضافے نے کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحکمۃ لائبریری ★ AL-HIKMAH LIBRARY ★

قواعد التصغیر

تالیف

علامہ ارشد حسن ثاقب

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارۃ القریش

مکتبہ سید احمد شہید
10-الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
Ph: 37228272-37228196

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں.

کتاب .... أحكام النسبة

تالیف .... علامہ ارشد حسن ثاقب

تعداد 1100

اشاعت .... اول

ناشر .... ادارۃ القریشین

قیمت ....

طباعت ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	تصغیر کی تعریف	۵
۲	نوٹ	//
۳	شرائط تصغیر	//
۴	فوائد و مفہومات تصغیر	۶
۵	تصغیر	//
۶	تقلیل	//
۷	تحقیر	//
۸	تقریب	//
۹	پیار	۷
۱۰	یائے تصغیر کے مابعد کا حکم	//
۱۱	نوٹ	//
۱۲	اوزانِ تصغیر	۸
۱۳	تین حرفی اسم کی تصغیر	//
۱۴	چار حرفی اسم کی تصغیر	//
۱۵	پانچ حرفی اسم کی تصغیر	//
//	(اگر چوتھا حرف علت ہو)	//
۱۶	پانچ حرفی اسم کی تصغیر	//
//	(جبکہ پانچوں حروف اصلیہ ہوں)	//
۱۷	اگر ایسے پنچ حرفی اسم میں	۹
۱۸	اگر چار حرفی اسم میں حروف زائدہ ہوں	//
//	مگر چوتھا حرف صحیح ہو	//
۱۹	اگر ایک حرف زائدہ ہو	//
۲۰	اگر دو یا دو سے زائد حروف زائدہ ہوں	//

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۱	نوٹ	//
۲۲	نوٹ	۱۰
۲۳	نوٹ	۱۱
۲۴	اگر دونوں حروف زائدہ برابر ہوں	//
۲۵	الف تانیث مقصورہ اگر چوتھی جگہ ہو	۱۲
۲۶	اگر چوتھی جگہ پر الف مقصورہ غیر تانیث	//
//	کے لئے ہو	//
۲۷	الف مقصورہ اگر پانچویں چھٹی جگہ ہو	//
۲۸	اگر اس سے پہلے حرف مدہ نہ ہو	//
۲۹	اگر الف مقصورہ سے پہلے حرف مدہ ہو	۱۳
۳۰	تائے تانیث کا تصغیر میں حکم	//
۳۱	الف ممدودہ کا تصغیر میں حکم	//
۳۲	الف نون زائدتان اگر چار	//
//	حروف کے بعد آئیں	//
۳۳	تصغیر میں یائے عوض	//
۳۴	اس اسم کی تصغیر جس کا حرف ثانی	۱۴
//	حرف علت ہو	//
۳۵	اگر غیر سے بدل کر آیا ہو	//
۳۶	اگر اس کی اصل واؤ ہو	//
۳۷	اگر اس کی اصل یاء ہو	//
۳۸	اگر اس کی اصل حرف صحیح ہو	//
۳۹	اگر اس کی اصل ھمزہ ہے	//
۴۰	اگر اس حرف علت کی اصل مجہول ہو	۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۱	اگر وہ حرف علت حرف زائدہ ہو	//
۴۲	شذوذ	//
۴۳	اگر حرف ثانی حرف صحیح مقلوب عن	//
//	حرف العلۃ ہو	//
۴۴	سیبویہ اور جمہور	۱۶
۴۵	زجاج اور ابوعلی فارسی	//
۴۶	محاکمہ	//
۴۷	ایسے اسم کی تصغیر جس کا حرف ثالث	//
//	حرف علت ہو	//
۴۸	اگر تیسرا حرف عام حرف علت ہو	//
۴۹	نوٹ	۱۷
۵۰	اگر تیسرا حرف یائے مشددہ ہو	//
۵۱	ایسے اسم کی تصغیر جس کا چوتھا حرف	//
//	حرف علت ہو	//
۵۲	اگر چوتھا حرف علت یائے مشددہ ہو	//
۵۳	اسم محذوف البعض کی تصغیر	//
۵۴	اگر محذوف کے عوض میں ھمزۃ	//
//	الوصل لایا گیا ہو	//
۵۵	اگر ھمزۃ الوصل عوض میں نہ لایا گیا ہو	//
۵۶	فائے کلمہ محذوف کی مثال	۱۸
۵۷	عین کلمہ محذوف کی مثال	//
۵۸	لام کلمہ محذوف کی مثال	//
۵۹	فاء ولام کلمہ محذوف کی مثال	//
۶۰	عین ولام کلمہ محذوف کی مثال	//
۶۱	نوٹ	۱۹
۶۲	دوحرفی اسماء کی تصغیر	//
۶۳	اگر حرف ثانی حرف صحیح ہو	//
۶۴	اگر حرف ثانی حرف علت ہو	//
۶۵	ثلاثی مؤنث کی تصغیر	۲۰
۶۶	اگر جمع کا مفرد سے التباس آئے	//
۶۷	اگر مذکر کا مؤنث سے التباس آئے	۲۱
۶۸	اگر مذکر کا نام مؤنث ثلاثی پر رکھا ہو	//
۶۹	جمہور	//
۷۰	اگر مؤنث کا نام مذکر اسم پر رکھا ہو	۲۲
۷۱	ابن الانباری	//
۷۲	امام یونس	۲۳
۷۳	رباعی مؤنث کی تصغیر	//
۷۴	شذوذ	//
۷۵	ثلاثی اسماء کی مثالیں	۲۴
۷۶	نوٹ (۱)	//
۷۷	نوٹ (۲)	//
۷۸	نوٹ (۳)	//
۷۹	رباعی اسماء کی مثالیں	//
۸۰	علم مرکب کی تصغیر	۲۵
۸۱	مرکب اسنادی	//
۸۲	مرکب اضافی ومزجی	//
۸۳	جمع قلت کی تصغیر	۲۶
۸۴	اسم جمع کی تصغیر	//

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۸۵	جمع کثرت کی تصغیر	//
۸۶	نوٹ	//
۸۷	مذکر غیر عاقل کی مثال	۲۷
۹۰	جمع مذکر سالم کی تصغیر	//
۹۱	اسم مثنی کی تصغیر	//
۹۲	الف ونون زائدتان اور تصغیر	//
۹۳	اگر الف نون چوتھی جگہ اسم	۲۸
//	صف میں آئیں	//
۹۴	اگر الف نون علم مرتجل	//
//	میں ہوں	//
۹۵	اگر الف نون اسم جنس میں	۲۹
//	چوتھی جگہ ہوں	//
۹۶	علم منقول کی تصغیر	//
۹۷	اگر الف نون کا الف اسم	//
//	جنس میں پانچویں جگہ ہو	//
۹۸	نوٹ	۳۰
۹۹	اگر الف پانچویں جگہ کے حکم	۳۱
//	میں ہو	//
۱۰۰	اگر الف پانچویں جگہ سے	//
//	اوپر ہو	//
۱۰۱	اسم مضاعف کی تصغیر	//
۱۰۲	نوٹ	۳۲
۱۰۳	جمع مکسر اور تصغیر	//
۱۰۴	همزة الوصل سے شروع ہونے والے اسماء	۳۳
۱۰۵	ثلاثی میں اگر ایک سے زائد حروف ہوں	//
۱۰۶	رباعی اسم جس میں حرف زائد بھی	//
//	ہو اور همزة الوصل بھی	//
۱۰۷	اہم نوٹ	۳۴
۱۰۸	چار حرفی اسماء کی تصغیر اور زوائد	//
۱۰۹	ثلاثی اسماء کی تصغیر میں اثبات زوائد	۳۵
۱۱۰	مستثنی من الحذف	//
۱۱۱	تائے تانیث	۳۶
۱۱۲	الف تانیث ممدودہ	//
۱۱۳	یائے نسبت	//
۱۱۴	نوٹ	//
۱۱۵	ترخیم تصغیر	۳۷
۱۱۶	ثلاثی کی تصغیر	//
۱۱۷	مؤنث کی تصغیر	//
۱۱۸	مختص بالاناث صفات کی تصغیر	//
۱۱۹	نوٹ	۳۸
۱۲۰	مؤنث بلا علامت اگر مذکر کا نام ہو	//
۱۲۱	مؤنث بالعلامہ اگر مذکر کا نام ہو	//
۱۲۲	اگر مذکر کا نام تصغیر بنانے کے بعد رکھیں	۳۹
۱۲۳	اگر اسم رباعی ہو	//
۱۲۴	حذف زوائد اور ترخیم تصغیر میں فرق	//
۱۲۵	شذوذ اسم منی کی تصغیر	۴۱
۱۲۶	اسمائے اشارہ کی تصغیر	//
۱۲۶	شاذ تصغیریں	۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد الله العلی المتعال ونصلی ونسلم علی سید رسله وافضل انبیائه سیدنا محمد وآله وصحبه ومن اهتدی بهدیه الی یوم یبعثون . اما بعد :

تصغیر :عربی زبان کے قواعد میں سے ایک اہم موضوع ہے۔اور عربی زبان میں اس کے لئے درجنوں قواعد وقوانین وضع کیے گئے ہیں۔لیکن برصغیر میں پڑھائی جانے والی درسی کتب تصغیر کے مفصل قوانین کے سلسلے میں یکسر ساکت وخاموش ہیں۔

ہمارے طلبہ کی اکثریت کو یہ بھی اندازہ نہیں کہ تصغیر کے قواعد کا تعلق صرف سے ہے یا نحو سے؟ صرف کی کتب میں تصغیر کا ایک آدھ قاعدہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے حرف اول کو ضمہ اور حرف ثانی کو فتحہ دے کر تیسری جگہ یائے تصغیر لے آئیں تو تصغیر بن جاتی ہے۔اتنی سی بات پڑھ کر ہم اپنی دانست میں تصغیر بنانے کا ضابطہ پڑھ چکے ہوتے ہیں۔حالانکہ تصغیر بنانے کیلئے درجنوں قواعد کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور کئی قواعد کے بالمقابل اہل عرب کے شاذ مستعمل کا ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔امام النحو ' خلیل بن احمد الفراھیدیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے تصغیر کو نقدی کے تین سکون ' فلس ' درھم اور دینار (ثلاثی 'رباعی اور خماسی) کے حساب سے تقسیم کیا ہے کہ ثلاثی (فَلْسٌ) کی تصغیر فُلَيْسٌ ' (رباعی (درھم) کی دُرَيْهِمٌ اور خماسی (دینار) کی دُنَيْنِيْرٌ آئے گی۔

اس مختصر رسالے میں تصغیر سے متعلق آپ کو ایسے قواعد پڑھنے کو ملیں گے جو عام طور پر نہ ہماری درسی کتب میں پڑھائے جاتے ہیں نہ ہی ان کی شروح وحواشی میں ان سے پردہ اٹھایا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اگر علمائے کرام واساتذہ کوئی رائے دینا پسند فرمائیں تو ہر اچھی رائے کو قبول کرنے کیلئے ہماری فکر ونظر کے دریچے ہر وقت کھلے ہیں۔

وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وبارک وسلم

خادم العلم والعلماء : ارشد حسن ثاقب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصغیر کی تعریف

کسی اسم میں مخصوص مفہوم پیدا کرنے کیلئے (۱) اس کے پہلے حرف کو مضموم کرنے (۲) دوسرے حرف کو مفتوح کرنے (۳) تیسری جگہ ایک یائے ساکنہ (بطور علامتِ تصغیر) کا اضافہ کرنے کو تصغیر کہتے ہیں۔

نوٹ: اسم اپنی اصل حالت میں مُکبَّر کہلاتا ہے اور تصغیر کا عمل ہونے کے بعد مُصغَّر کہلاتا ہے۔

شرائطِ تصغیر

تصغیر کا عمل جاری کرنے کیلئے پانچ شرائط ہیں۔(۱) جس کلمہ میں تصغیر کا عمل کرنا ہے وہ اسم ہو (۲) معرب ہو (۳) تصغیر کے قابل ہو (۴) صیغۂ تصغیر سے خالی ہو (۵) صیغۂ تصغیر کے مشابہ نہ ہو۔

(۱) پہلی شرط سے فعل اور حرف خارج ہو گئے کہ ان کی تصغیر کبھی نہیں ہو سکتی۔(۲) دوسری شرط سے تمام مبنی اسماء خارج ہو گئے کہ ان کی بھی تصغیر نہیں کی جا سکتی۔البتہ اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ میں سے چند اسماء کی تصغیر شذوذاً منقول ہے ' جس کا تذکرہ اپنے مقام پر آپ پڑھیں گے۔(۳) تیسری شرط نے قابلِ تعظیم اسماء (اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی اور انبیائے کرام کے اسماء وغیرہ ' اس پر بھی آگے گفتگو مستقلاً آئے گی انشاء اللہ) خارج ہو گئے۔(۴) چوتھی شرط سے کُمَیتٌ اور اس طرح کے اسماء خارج ہو گئے جو اصلِ وضع ہی میں تصغیر کے وزن (فُعَیْلٌ) پر ہیں۔

(۵) پانچویں شرط سے مُسَیطِرٌ ' مُهَیمِنٌ ' مُبَیطِرٌ ' مُصَیرِفٌ وغیرہ اسماء خارج ہو گئے جو تصغیر کے وزن پر اور اس کے مشابہ ہیں ' اگرچہ وہ مصغر نہیں ہیں۔مذکورہ بالا اسماء ایک الحاقی باب " فَیْعَلَ " (جس میں فاء کے بعد اور عین سے پہلے یائے الحاق کا اضافہ کر کے اس کو بابِ فَعْلَلَةٌ سے ملحق کیا جاتا ہے) سے اسمِ فاعل کے صیغے ہیں۔اور مُفَعْلِلٌ کے وزن کے مشابہ مُفَیعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔اور یہ وزن تصغیر کے اوزان میں سے فُعَیعِلٌ کا وزنِ صوری بنتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مشابہت کی وجہ سے ان اسماء سے بھی مزید اسمِ مصغرّ نہیں بنایا جاسکتا۔

علاوہ ازیں لفظ غیرُ ،سِوی، الفِطر ، الاضحٰی ،حَسْبُ ،اَحَدُ ،اسماء الشہور (رجب ، شعبان وغیرہ) اسماء الاسبوع (الجمعۃ، السَّبت الخ) لفظ کُلّ، بَعْض ،اَیّ، ظروف غیر متمکنہ جیسے: ذاتُ مَرَّۃٍ ،اسمائے محکیہ،فعل کا عمل کرنے والے اسماء اور جمع کثرت اہل بصرہ کے نزدیک علی الاطلاق کی بھی تصغیر نہیں بنائی جاسکتی۔

فوائد ومفہومات تصغیر

کسی بھی اسم کو مصغَّر کرنے سے درج ذیل فوائد میں سے کوئی ایک فائدہ حاصل کرنا یا مفہوم پیدا کرنا مقصود ہوسکتا ہے۔

(۱) **تصغیر**: یعنی کسی چیز کا حجم اور وجود چھوٹا ظاہر کرنا مقصود ہو تو آپ اس کے نام کو مصغر کردیں۔ جیسے: کتابٌ کو کُتَیِّبٌ کہیں تو مفہوم اور فائدہ یہ حاصل ہوگا کہ مذکورہ کتاب چھوٹی ہے۔اور کتاب کے کاتب کو اگر آپ چھوٹا ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو کاتبٌ کی تصغیر کُوَیْتِبٌ بنائیں گے۔جس کا معنی ہوگا ''چھوٹا سا کاتب''۔(نہ کہ ''تھوڑا لکھنے والا'')۔

(۲) **تقلیل**: بعض دفعہ تصغیر سے تقلیل کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔جیسے آپ کو کسی نے کچھ درہم دیئے تو آپ ان کا تذکرہ ''دِرھَماتٌ'' کے لفظ سے کرتے ہیں۔لیکن اگر آپ ان درھمات کی قلت ظاہر کرنا چاہیں تو ''دُرَیْھِمَاتٌ'' کہیں گے ، جس سے معنیٰ ''تھوڑے سے درہم'' ہوجائے گا۔

(۳) **تحقیر**: بعض دفعہ کسی کی شان گھٹانے کے لئے بھی تصغیر کا سہارا لیا جاتا ہے۔چنانچہ شعر کہنے والے آدمی کو آپ عموماً شاعِر کہتے ہیں۔لیکن کسی شاعر کے بارے میں آپ یہ ظاہر کرنا چاہیں کہ وہ شاعر تو ہے لیکن شاعری میں کسی مقام اور مرتبے پر فائز نہیں بلکہ ''چھوٹا موٹا'' شاعر ہے تو آپ اس کی تصغیر بنا کر شُوَیْعِرٌ کہیں گے (چھوٹا موٹا شاعر)۔

(٤) **تقریب**: بعض دفعہ اسمائے زمان یا اسمائے مکان کو مصغر بنا کر تصغیر سے ان کے قریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسے: قُبَیْلَ الْعَصْرِ (عصر سے ''تھوڑا'' پہلے) بُعَیْدَ الْمَغْرِبِ (مغرب سے ''تھوڑی دیر'' بعد) فُوَیْقَ السَّطْحِ (چھت سے ''کچھ'' اوپر) دُوَیْنَ الْمِنْبَرِ (منبر سے ''کچھ'' پیچھے) وغیرہ۔

(۵) **پیار**: بعض دفعہ کسی نام میں پیار اور لاڈ کی مٹھاس ڈالنا مقصود ہو تو اسے مصغر کر کے اس تصغیر سے پیار اور لاڈ کا مفہوم ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے اِبْنٌ صرف بیٹے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ مگر اس میں لاڈ اور پیار کا مفہوم شامل کرنا چاہیں تو اسے مصغر بنا کر بُنَيٌّ، ابنةٌ کو بُنَيَّةٌ، اَخٌ کو اُخَيٌّ، اُختٌ کو اُخَيَّةٌ، اُمٌّ کو اُمَيْمَةٌ کہیں گے جس سے ان کے معانی: پیارے بیٹے، پیاری بٹیا، پیارے بھیا، پیاری بہنیا، پیاری امی، بن جائیں گے۔

یائے تصغیر کے ما بعد کا حکم

یائے تصغیر کے مابعد کا حکم یہ ہے کہ اسے وجوباً کسرہ دیا جائے گا۔

ماسوائے اس کے کہ (۱) وہ کلمہ کا آخری حرف ہو، کہ اس صورت میں اعرابی موقع کے مطابق اس کو اعراب ملتا رہے گا۔ جیسے: سُهَيْلٌ، حُسَيْنٌ وغیرہ۔

(۲) وہ حرف کسی قسم کی علامتِ تانیث سے متصل ہو، کہ اس صورت میں اس کو فتحہ دینا واجب ہے۔ جیسے (ا) اُمَيْمَةُ، اُمَيَّةُ، عُيَيْنَةُ (تائے تانیث سے پہلے بالترتیب میم، یاء اور نون پر وجوباً فتحہ دیا گیا)۔ (۲) سُلَيْمٰى، نُدَيْمٰى (الفِ مقصورۂ تانیث سے پہلے میم کو وجوباً فتحہ دیا گیا)۔ (۳) حُمَيْرَاءُ، اُسَيْمَاءُ (الفِ ممدودۂ تانیث سے پہلے راء اور میم کو وجوباً فتحہ دیا گیا)۔

(۳) یا اس حرف کے بعد الف آ رہا ہو (ا) خواہ وہ الف اَفْعَالٌ کے وزنِ جمع کا ہو، جیسے: اَحْمَالٌ سے اُحَيْمَالٌ یا (ب) الف نون زائدتان کا پہلا حرفِ الف علم میں ہو، جیسے: عُثْمَانُ سے عُثَيْمَانُ، سَلْمَانُ سے سُلَيْمَانُ (ج) یا الف نون زائدتان میں سے پہلا حرفِ الف صفت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو ' جیسے : عَطْشَانُ سے عُطَیشَانُ .

نوٹ :اگر الف نون زائدتان کاالف ایسے حرف کے بعد ایسے اسم میں آرہا ہو جو نہ تو اسمِ علم ہے اور نہ ہی اسمِ صفت تو ایسے اسم میں یائے تصغیر کے بعد آنے والے حرف کو قانون کے مطابق کسرہ دینا واجب ہے۔جب اسے کسرہ دیں گے تو لامحالہ اس کی مناسبت سے الف کو یاء سے بدلنا بھی واجب ہو جائے گا۔جیسے:سَرْحَانٌ (جو نہ تو کسی شخص کا نام ہے ' نہ ہی اسمِ صفت ہے ' بلکہ اسمِ جنس ہے) کی تصغیر بناتے وقت یائے تصغیر کے مابعد کو کسرہ دیں گے تو سُرَیْحِیْنٌ بن جائے گا۔

اوزان تصغیر

اسمِ تصغیر کے بنیادی اوزان تین ہیں (جن میں تصرفات اور تغیرات درجنوں ہوتے ہیں اور اس کی اشکال بدلتی رہتی ہیں)۔(۱) فُعَیْلٌ ' جیسے:حُسَیْنٌ ۔(۲)فُعَیْعِلٌ ' جیسے:جُعَیْفِرٌ ۔(۳)فُعَیْعِیْلٌ جیسے:عُصَیْفِیْرٌ ۔

امام النحو سیبویہ کے عظیم المرتبت استاذ اور علم نحو کو اوجِ کمال تک پہنچانے والے علمائے لغت ونحو کے سرخیل امام خلیل بن احمد فراھیدی" فرماتے ہیں کہ میں نے تصغیر کی بنیاد تین چیزوں پر رکھی ہے(۱) فَلْس (۲)دِرْھَم (۳) دینار (پیسہ ' آنہ ' روپیہ کی طرح)۔تصغیر کے تینوں بنیادی صیغے نقدی کی ان تین بنیادی اکائیوں سے خارج نہیں ہو سکتے۔ (۱) فُعَیْلٌ : فُلَیْسٌ (۲) فُعَیْعِلٌ : دُرَیْهِمٌ (۳) فُعَیْعِیْلٌ : دُنَیْنِیْرٌ .

تین حرفی اسم کی تصغیر :فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔جیسے: حَسَنٌ ' سَهْلٌ ' فَضْلٌ سے حُسَیْنٌ ' سُهَیْلٌ ' فُضَیْلٌ ۔

چار حرفی اسم کی تصغیر :فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔جیسے:جَعْفَرٌ ' زینبُ ' مِضْرَبٌ سے جُعَیْفِرٌ ' زُیَیْنِبٌ ' مُضَیْرِبٌ۔

پانچ حرفی اسم کی تصغیر (اگر چوتھا حرف علت ہو)فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔جیسے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِصْبَاحٌ ، عُصْفُورٌ ، مَقْتُولٌ سے مُصَيْبِيْحٌ ، عُصَيْفِيْرٌ مُقَيْتِيْلٌ ۔

پانچ حرفی اسم کی تصغیر (جبکہ پانچوں حروف اصلیہ ہوں) بناتے وقت اس کے پانچویں حرف کو ساقط کر کے فُعَيْعِلٌ کے وزن پر بنائیں گے۔ جیسے: سَفَرْجَلٌ ، فَرَزْدَقٌ سے سُفَيْرِجٌ ، فُرَيْزِدٌ۔

اگر ایسے پنج حرفی اسم میں کوئی حرف زائد ہو ؟ تو پانچویں حرف کے ساتھ اسے بھی حذف کر دیں گے۔ جیسے: عَنْدَلِيْبٌ ، بَنْطَلُوْنٌ (پینٹ) سے عُنَيْدِلٌ ، بُنَيْطِلٌ۔ (یائے زائدہ اور واؤ زائدہ بھی حذف ہو گئیں)۔

اگر چارحرفی اسم میں حروف زائدہ ہوں مگر چوتھا حرف صحیح ہو

تو پھر دیکھیں گے کہ حروفِ زائدہ کتنے ہیں؟ (۱) ایک (۲) دو یا اس سے اوپر؟

اگر ایک حرف زائدہ ہو: تو اسے اڑا دیں گے۔ اور فُعَيْعِلٌ کے وزن پر تصغیر بنائیں گے۔ جیسے: مُدَحْرِجٌ ، سَبَطْرَى ، غَضَنْفَرٌ میں ایک ایک حرف زائدہ ہے تو اسے حذف کر کے دُحَيْرِجٌ (میم کو حذف کر کے) سُبَيْطِرٌ (الفِ الحاق کو حذف کر کے) اور غُضَيْفِرٌ (نونِ زائدہ کو حذف کر کے) بن گیا۔

اگر دو یا دو سے زائد حروف زائدہ ہوں: تو زائد حروف میں سے جو جو حروف حذف کے زیادہ حقدار ہوں ان کو حذف کر کے چارحرفی اصل نکالیں گے اور فُعَيْعِلٌ کے وزن پر تصغیر لائیں گے۔ جیسے: مُفَرِّحٌ ، مُقَاتِلٌ ، مُنْطَلِقٌ سے مُفَيْرِحٌ ، مُقَيْتِلٌ ، مُطَيْلِقٌ۔ ان اسماء کی میم زائدہ برائے فاعل تمام اسماء میں مشترک ہے۔ اس کے علاوہ تمام اسماء میں ایک ایک اور بھی حرف زائد تھا۔ اس اعتبار سے یہ ثلاثی اسماء ، حروف زائدہ کی وجہ سے خماسی ہو چکے تھے۔ مذکورہ بالا قاعدے کے مطابق جب ان دو زائد حروف میں سے ایک (اور اولیٰ بالحذف) حرف کو حذف کیا گیا تو باقی اسم رباعی رہ گیا ، اسے رباعی کے وزن پر مصغر کیا تو فُعَيْعِلٌ کے وزن پر مذکورہ بالا تین صیغے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوئے۔

نوٹ: اوپر ہم نے ذکر کیا ہے کہ اگر ایک اسم میں دو یا دو سے زیادہ حروف زائدہ آجائیں تو ان میں سے اولی بالحذف حرف (یا حروف) کو حذف کر کے اسم کو رباعی سطح پر لے آئیں اور پھر رباعی والی تصغیر بنالیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اولی بالحذف کا قانون یا پیمانہ کیا ہے؟ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ دو یا تین زائد حروف میں سے اولی بالحذف کون سا ہے کہ اسے حذف کر دیا جائے اور دوسرے کو باقی رہنے دیا جائے؟ سو اس کے بارے میں ایک ابتدائی ضابطہ یاد رکھیں کہ ایسے صیغوں میں شروع میں آنے والی میم 'اولی بالبقاء ہے کہ اسے آخر دم تک باقی رکھنے کی کوشش کی جائے گی ' خواہ اس کو بچانے کے لئے ایک یا دو دوسرے حروف کو حذف کی قربان گاہ پر ذبح کیوں نہ کرنا پڑ جائے۔ اس کے بعد باب افتعال و استفعال کی تاء اور باب اِنفعال کا نون اولی بالبقاء ہے۔ اس تاء یا نون کے ساتھ اگر کوئی اور حرف زائد موجود ہو اور کلمہ میں سے ایک آدھ حرف کو حذف کرنا پڑ جائے تو دوسرے حرفِ زائد کو حذف کر دیا جائے گا اور تاء یا نون کو حتی الامکان بچایا جائے گا۔ لیکن جب ابتدائی میم اور تاء یا نون کے درمیان انتخاب آ جائے کہ کس کو بچائیں اور اس کی خاطر کسے قربان کریں؟ تو ایسے وقت میں میم کو ہر حال میں بچایا جائے گا ' بھلے اس کے لئے انفعال کا نون یا افتعال و استفعال کی تاء کو ہی قربان کرنا پڑ جائے۔

نوٹ: سابقہ تین مثالوں میں سے پہلی مثال میں آپ نے دیکھا کہ رائے مکررہ کو ' دوسری میں الف زائدہ کو اور تیسری میں نون زائدہ کو حذف کیا گیا ' لیکن میم زائدہ کو ایک جگہ بھی حذف نہیں کیا گیا۔

یاد رہے کہ ہماری یہ گفتگو صرف اس قسم کے کلمات سے تعلق رکھتی ہے جہاں مختلف زائد حروف کے درمیان انتخاب کی نوبت آ جائے کہ کسے رکھیں ' کسے حذف کریں۔ وہاں تاء ' نون اور میم کو حتی الامکان باقی رکھنے کی سعی کی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مُتَدَ حْرِجٌ ، مُقْشَعِرٌ کی تصغیر بناتے وقت پہلے میں میم اور تائے زائدہ دونوں کو اور دوسرے میں میم اور رائے مکررہ دونوں کو حذف کر کے: دُحَيْرِجٌ ، قُشَيْعِرٌ کے وزن پر تصغیر بنائیں گے۔ کیونکہ ان دونوں کلمات میں یہی دو ایسے زائد حروف ہیں جن کو حذف کرنے سے کلمہ دوبارہ رباعی بنتا ہے ، اسلئے یہاں میم کو بھی حذف کر دیا۔ مگر مُسْتَخْرِجٌ ، مُسْتَدْعٍ کی تصغیر بناتے وقت چونکہ تین حروف (میم ، سین اور تاء) زائد ہیں اور ان میں سے دو کو حذف کرنے سے کلمہ رباعی ہوسکتا ہے تو ہم نے ان میں سے سب سے زیادہ اولی با لبقاء حرف میم کو باقی رکھا اور سین اور تاء دونوں کو حذف کر کے مُخَيْرِجٌ ، مُدَيْعٍ بنا دیا۔ کیونکہ سین اور تاء کے مقابلے میں میم کا باقی رکھنا اولی تھا۔

لیکن مصدر کے وزن پر اگر ہم اِسْتِخْرَاجٌ ، اِنْطِلَاقٌ ، اِضْطِرَابٌ سے تصغیر بنانا چاہیں تو ان تینوں مصادر میں ہمیں تین تین زائد حروف مل رہے ہیں ، ہر مصدر میں دو دو الف اور تاء یا نون زائدہ موجود ہیں۔ اب ان تینوں حروف میں جس مصدر میں تاء موجود ہے وہ اولی با لبقاء ہے اور جس میں نون موجود ہے وہ وہاں اولی با لبقاء ہے لہذا تاء اور نون کی خاطر ان تینوں مثالوں میں دوسرے دو دو حروف زائدہ (الف زندہ) کو لازماً قربانی دینا پڑے گی اور حذف کے قبرستان میں جا مدفون ہونا پڑے گا۔ چنانچہ ان کی تصغیر تُخَيْرِجٌ ، نُطَيْلِقٌ ، ضُتَيْرِبٌ کے وزن پر آئے گی۔

نوٹ: ضُتَيْرِبٌ میں تاء اسلئے واپس آ گئی ہے کہ یہ تائے افتعال ہے جو ایک وجوبی قاعدے کی وجہ سے بابِ افتعال کے مصدر میں طاء سے تبدیل ہو گئی تھی اور وہاں اِضْتِرَابٌ کی بجائے اِضْطِرَابٌ کہا جاتا تھا۔ لیکن چونکہ اَلتَّصْغِيْرُ يَرُدُّ الاَشْيَاءَ اِلٰى اُصُوْلِهَا اس لئے تصغیر بننے کے بعد وہ تاء دوبارہ اپنی اصل حالت میں واپس آ گئی ہے۔ (اور ہم نے بابِ افتعال سے اس مثال کا انتخاب بھی اسی لئے کیا ہے کہ ایک قاعدے کے ضمن میں دو یا تین مثالیں آپ کے سامنے رکھ دیں)

اگر دونوں حروف زائدہ برابر ہوں: اگر اسم میں دو حروف زائد ہوں اور دونوں ایسے ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فوقیت اور ترجیح حاصل نہ ہو کہ اسے باقی رکھا جائے اور دوسرے کو حذف کردیا جائے ' تو ایسی صورت میں آپ کو اختیار ہے کہ آپ ان دونوں میں سے کسی بھی ایک کو حذف کر کے دوسرے کو باقی رکھتے ہوئے تصغیر بنالیں۔ جیسے: عَلَنْدٰی ' حَبَنْطٰی ' سَرَنْدٰی۔ ان تمام اسماء میں نون اور الف الحاق کیلئے آئے ہیں اور حروفِ اصلیہ پر زائدہ ہیں۔ ان کا اضافہ ان اسماء کو سَفَرْجَلٌ سے ملحق کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اور الف اور نون ایسے حروفِ زائدہ ہیں جن میں سے کوئی ایک ' دوسرے پر اولویت نہیں رکھتا کہ اسے بچایا اور دوسرے کو مٹایا جائے۔ اس لئے آپ اگر چاہیں تو نونِ زائدہ کو حذف کر کے ان کی تصغیر: عُلَیْدٰی ' حُبَیْطٰی ' سُرَیْدٰی بنالیں اور چاہیں تو الفِ زائدہ کو حذف کر کے: عُلَیْنِدٌ ' حُبَیْنِطٌ ' سُرَیْنِدٌ بنالیں۔

الف تانیث مقصورہ اگر چوتھی جگہ ہو

اگر آپ ایسے اسم مقصور کی تصغیر بنانا چاہیں جس کا الف تانیثِ مقصورہ اسم میں چوتھی جگہ واقع ہو رہا ہو تو آپ اس الف کو برقرار رکھیں گے اور اس کے ماقبل کو اس کی موافقت کے لئے وجوبا فتحہ بھی دیں گے۔ جیسے: حُبْلٰی ' عَطْشٰی سے حُبَیْلٰی ' عُطَیْشٰی۔

اگر چوتھی جگہ پر الف مقصورہ غیر تانیث کیلئے ہو

اگر آپ ایسے اسم کی تصغیر بنانا چاہتے ہیں جس میں چوتھی جگہ پر الف مقصورہ آ تو رہا ہے لیکن وہ تانیث کیلئے نہیں ہے ' تو یائے تصغیر کے بعد والے حرف کو کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسے: مِعْزٰی ' اَرْطٰی کی تصغیر مُعَیْزٍ ' اُرَیْطٍ آئے گی۔ (زاء اور طاء کو جب کسرہ دیا تو انکے بعد والا الف مقصورہ وجوبی قانون کے تحت یائے ساکنہ سے تبدیل ہو گیا۔ پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے وہ یاء بھی ساقط ہو گئی)۔

الف مقصورہ اگر پانچویں چھٹی جگہ ہو

اگر ایسے اسم کی تصغیر بنانا چاہیں جس کا الفِ مقصورہ (خواہ وہ الفِ مقصورہ تانیث کیلئے ہو ' خواہ غیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تأنیث کیلئے) چوتھی جگہ سے اوپر واقع ہو رہا ہو تو اس صورت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس سے پہلے کوئی حرفِ مدہ کلمہ میں موجود ہے یا نہیں؟

اگر اس سے پہلے حرف مدہ نہ ہو: تو الف مقصورہ کو حذف کرنا واجب ہے تا کہ اسے حذف کر کے فُعَیْعِلٌ یا فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر تصغیر بنائی جا سکے۔ جیسے: خَوْزَلَی (بوجھل قدموں سے چلنے کو کہتے ہیں اس میں دوسری لغت خَیْزَلَی بھی ہے اور اس کی تصغیر بھی یہی آتی ہے) سے خُوَیْزِلٌ (الفِ مقصورہ تانیث کو وجوباً حذف کر کے) اور لُغَیْزَی (پہیلی) سے لُغَیْغِزٌ. (وھکذا تُصغِّرُ فی: قَرْقَرَی وَحَبَرْکَی)۔

اگر الف مقصورہ سے پہلے حرف مدہ ہو: تو اس صورت میں (۱) یہ بھی جائز ہے کہ اس سے پہلے آنے والے حرف مدہ کو حذف کر دیں اور الف مقصورہ کو ثابت رکھیں۔ جیسے: حُبَارَی (سرخاب) سے (الفِ مدہ کو حذف اور الف مقصورہ کو ثابت رکھتے ہوئے) حُبَیْرَی اور (۲) یہ بھی جائز ہے کہ حرفِ مدہ کو ثابت رکھیں اور الف مقصورہ کو حذف کر دیں۔ جیسے: حُبَارَی سے حُبَیِّرٌ۔ (الف مقصورہ کو حذف کر کے الفِ مدہ کو ثابت رکھا تو یائے تصغیر کے متصل بعد آنے کی وجہ سے اسے یاء سے بدلنا واجب ہو گیا، پھر دونوں یاؤں کا ادغام کر دیا گیا)۔

تائے تانیث کا تصغیر میں حکم

آپ جس اسم کو مصغر بنانا چاہیں، اس کے آخر میں تانیث کی علامت تاء آ رہی ہو تو اسے ہر حال میں باقی رکھنا واجب ہے۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسَیْلِمَةٌ۔

الفِ ممدودہ کا تصغیر میں حکم

اور اگر کسی اسم کے آخر میں الفِ ممدودہ بطور علامتِ تأنیث آ رہا ہو تو تصغیر بناتے وقت اسے بھی باقی رکھنا واجب ہے۔ جیسے: حَمْرَاءُ، هَنْدَبَاءُ سے حُمَیْرَاءُ، هُنَیْدِبَاءُ.

الفِ نون زائدتان اگر چار حروف کے بعد آئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توان کو برقرار رکھنا ہر حال میں واجب ہے۔ جیسے: زَعْفَرَانٌ سے زُعَیْفِرَانٌ۔

تصغیر میں یائے عوض

اگر آپ نے کسی اسم کی تصغیر بناتے وقت اس میں سے کچھ حروف حذف کئے تھے اور اس حذف کے بعد فُعَیْعِلٌ کے وزن پر تصغیر بنائی تھی تو ایسے اسم میں یہ بھی جائز ہے کہ آپ اس حرفِ محذوف کے عوض آخر سے پہلے ایک یاء لے آئیں اور اس اسم کو فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر مصغر کر دیں۔ جیسے: مُنْطَلِقٌ میں آپ نے نون کو حذف کر کے مُطَيْلِقٌ تصغیر بنائی تھی، آپ چاہیں تو اس کے ماقبل آخر میں یاء بطور عوض لاکر اسے مُطَيْلِيْقٌ بنالیں۔ اسی طرح سَفَرْجَلٌ سے آپ نے سُفَيْرِجٌ بنائی تھی، آپ چاہیں تو سُفَيْرِيْجٌ بنالیں۔ (وَقِسْ عَلَيهِ العَنْدَلِيْبَ وَالْبَنْطَلُوْنَ وَمَا اَشْبَهَهُمَا)۔

اس اسم کی تصغیر جس کا حرفِ ثانی حرفِ علت ہو

اگر آپ کسی ایسے اسم کی تصغیر بنانا چاہتے ہیں جس کا دوسرا حرف، حرفِ علت ہے تو دیکھیں کہ (ا) وہ حرفِ علت کسی دوسرے حرف سے بدل کر آیا ہے یا (ب) اس کی اصل سرے سے مجہول ہے یا (ج) وہ حرفِ علت زائد ہے؟

اگر غیر سے بدل کر آیا ہو: تو اسے اس کے اصل (مبدل منه) حرف سے تبدیل کر دیں گے کہ التصغیرُ یردُّ الاَشیاءَ اِلٰی اُصولِها۔

اگر اس کی اصل واؤ ہو: تو اسے تصغیر بناتے وقت دوبارہ واؤ سے بدل دیں گے۔ جیسے: بَابٌ، طَیٌّ، قِيمَةٌ، مِيزَانٌ، دِيوَانٌ، مِيسَمٌ کی تصغیر بناتے وقت ان کلمات کے مقام ثانی میں آنے والے الف اور یاء کو واؤ سے تبدیل کر دیں گے، کیونکہ یہ الف اور یاء، واؤ ہی سے بدل کر آئے ہیں۔ ان کی تصغیریں بنے گی: بُوَيْبٌ، طُوَيٌّ، قُوَيمَةٌ، مُوَيْزِيْنٌ، دُوَيْوِيْنٌ، مُوَيْسِمٌ۔

اگر اس کی اصل یاء ہو: تو اسے تصغیر بناتے وقت دوبارہ یاء سے بدل دینگے۔ جیسے: نَابٌ، مُوقِنٌ، مُوسِرٌ کی تصغیر نُيَيْبٌ، مُيَيْقِنٌ، مُيَيْسِرٌ آئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر اسکی اصل حرف صحیح ھو: تو تصغیر بناتے وقت حرف صحیح اپنی جگہ پر واپس لانا واجب ہوگا۔ جیسے: دِيْنَارٌ سے دُنَيْنِيْرٌ (فَاِنَّ اَصْلَ دِيْنَارٍ ' دِنَّارٌ)؛

اگر اس کی اصل ھمزہ ھے: تو تصغیر بناتے وقت اس حرف علت کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے: آصَالٌ ' آمَالٌ ' آبَالٌ (مِنَ الاَصْلِ وَالاَمَلِ وَالاِبِلِ) کی تصغیر بناتے وقت دوسرے مقام پر آنے والے حرف علت (الف) کو واؤ سے بدل کر: اُوَيْصَالٌ ' اُوَيْمَالٌ ' اُوَيْبَالٌ کہیں گے۔

اگر اس حرف علت کی اصل مجھول ھو: اور سرے سے معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کس حرف علت' ھمزہ یا حرف صحیح سے بدل کر آیا ہے تو اس صورت میں بھی اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے: عاجٌ (اسکے الف کی اصلیت مکمل طور پر مجہول ہے) کی تصغیر عُوَيْجٌ. (عاجٌ: ہاتھی دانت)۔

اگر وہ حرف علت حرف زائدہ ھو: تو اس صورت میں بھی اس حرف علت کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ (ہماری بدقسمتی کی حد دیکھیں کہ تصغیر کے ان درجنوں قواعد میں سے ہماری صرف کی کتب میں صرف ایک یہ قاعدہ پڑھایا جاتا ہے۔ دیگر قواعد سے ہماری صرف اور نحو کی تمام کتب یکسر خاموش ہیں کَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا)۔ جیسے: شَاعِرٌ ' طَالِبٌ ' خَاتِمٌ کی تصغیر: شُوَيْعِرٌ ' طُوَيْلِبٌ ' خُوَيْتِمٌ.

شذوذ: اوپر آپ نے قاعدہ پڑھا کہ جس اسم میں دوسری جگہ حرف علت ہو اسکی تصغیر بناتے وقت اس حرف علت کو اگر وہ کسی دوسرے حرف سے بدل کر آیا ہے تو اس کی اصل کی طرف لوٹا دیں گے۔ لیکن اہل عرب "عِيْدٌ" کی تصغیر میں اس قاعدہ کا پاس نہیں کرتے بلکہ اس کی تصغیر اس کے ظاہر لفظ کے موافق کرتے ہوئے "عُيَيْدٌ" بناتے ہیں۔ (جس طرح اس کی جمع بھی یاء ہی کے ساتھ' اعیادٌ بناتے ہیں)۔ حالانکہ یہ کلمہ باب عَادَ يَعُوْدُ سے اور عِوْدٌ سے مِيْزَانٌ کے قاعدہ کے تحت اس کی واؤ کو یاء سے بدلا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل عرب نے قاعدہ سے ہٹ کر اس کی جمع اور تصغیر میں اصل کی طرف لوٹانے کی بجائے یاء کے ساتھ اس لئے پڑھا ہے تاکہ اس کا عُودٌ (ڈنڈا) کی جمع اَعْوَادٌ اور تصغیر عُوَیْدٌ سے التباس نہ آئے۔

اگر حرف ثانی حرفِ صحیح مقلوب عن حرفِ العلۃ ہو

اگر اسم ایسا ہے کہ اس کا حرف ثانی حرف صحیح ہے لیکن وہ اپنی اصل کے اعتبار سے صحیح نہیں بلکہ اصل میں تو حرف علت تھا ' اس سے بدل کر یہ حرف صحیح آیا ہے۔ تو اس کے بارے میں ائمہ نحو کے ہاں عظیم اختلاف رہا ہے۔

سیبویہ اور جمھور: فرماتے ہیں کے ایسی صورت میں اس حرف صحیح کے ساتھ ہی تصغیر بنائی جائے گی ' اصل کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا۔ علمائے نحو نے اسی رائے کو صحیح اور معتمد قرار دیا ہے۔ چنانچہ مُتَّعِدٌ (جو اصل میں مُوْ تَعِدٌ تھا) کی تصغیر امام سیبویہ کے نزدیک مُتَیْعِدٌ بنے گی۔ (تائے افتعال کے حذف کے ساتھ ' قاعدہ گذر چکا ہے)۔

زجّاج اور ابو علی فارسی: فرماتے ہیں کہ عام ضابطے کے مطابق یہاں بھی اصل کی طرف رجوع کریں گے۔ چنانچہ مُتَّعِدٌ میں پہلی تاء ' واؤ سے بدل کر آئی ہے ' اس واؤ کو واپس لاکر دوسری تاء، (جو افتعال کی زائد تاء ہے) حذف کریں گے تو مُوَیْعِدٌ اس کی تصغیر بن جائے گی۔ اسی طرح مُتَّسِرٌ سے مُیَیْسِرٌ بنے گی۔

محاکمہ: امام سیبویہؒ اور جمہور کا قول اقرب الی الفهم اور ابعد عن الالتباس ہے۔ کیونکہ مُوَیْعِدٌ سے یہ التباس پیدا ہوتا ہے کہ یہ مُتَّعِدٌ کی تصغیر ہے یا مَوعِدٌ ' مُوعِدٌ یا مُوعَدٌ کی؟ جبکہ مُتَیْعِدٌ سے کسی قسم کا التباس نہیں پیدا ہوتا۔ جبکہ امام زجاج اور امام ابو علی الفارسی کا قول قانون اور ضابطے کے عین مطابق ہے۔ (والمختار قول سِیبَوَیهِ تَجَنُّبًا عنِ الالتباس)۔

ایسے اسم کی تصغیر جس کا حرفِ ثالث حرفِ علت ہو

جس اسم کا تیسرا حرف ' حرف علت ہو ' اس کی تصغیر بناتے وقت دیکھیں کہ وہ حرف علت یائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشددہ ہے یا کوئی اور حرف علت؟۔

اگر تیسرا حرف عام حرف علت ہو: تو اسے یاء سے بدلنا پھر یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔جیسے: عَصًا ، رَحىً ، دَلْوٌ ، طَيٌّ ، شَمَالٌ ، قَدُوْمٌ ، جَمِيْلٌ ۔کی تصغیر: عُصَيَّةٌ ، رُحَيَّةٌ ، طُبَيٌّ ، دُلَيَّةٌ ، شُمَيِّلٌ ، قُدَيِّمٌ ، جُمَيِّلٌ آئے گی۔

- **نوٹ**: عُصَيَّةٌ ، رُحَيَّةٌ ، دُلَيَّةٌ میں آپ کو تاء نظر آ رہی ہے جبکہ انکے اصل (مکبر اسماء) میں کوئی تاء موجود نہ تھی۔اس کا ضابطہ آگے آ رہا ہے کہ جس اسم میں تاء مقدر ہو ، جب اس کی تصغیر بنائیں گے تو وہ تاء وہاں مقدر نہیں رہے گی بلکہ اسے وجوباً ظاہر کر دیا جائے گا۔

اگر تیسرا حرف یائے مشددہ ہو: تو اسے مخفف کر کے یائے تصغیر میں مدغم کرنا واجب ہے۔جیسے: صَبِيٌّ ، عَلِيٌّ ، ذَكِيٌّ کی تصغیر: ذُكَيٌّ ، عُلَيٌّ ، صُبَيٌّ آئے گی۔

ایسے اسم کی تصغیر جس کا چوتھا حرف ، حرفِ علت ہو

اگر اسم میں حرف علت چوتھی جگہ واقع ہو تو اگر وہ حرف علت یاء ہے تو اپنے حال پر برقرار رہے گی اور اگر الف یا واؤ ہے تو اسے وجوباً یاء سے تبدیل کریں گے۔جیسے: مِفْتَاحٌ ، مَكْتُوبٌ ، قِنْدِيلٌ سے: مُفَيْتِيْحٌ ، مُكَيْتِيْبٌ ، قُنَيْدِيْلٌ .

اگر چوتھا حرفِ علت یائے مشددہ ہو

تو اسے محفوظ اور سلامت رکھتے ہوئے فُعَيْعِيلٌ کے وزن پر تصغیر لائیں گے۔جیسے: كُرْسِيٌّ ، مَرْمِيٌّ ، مِصْرِيٌّ سے: كُرَيْسِيٌّ ، مُرَيْمِيٌّ ، مُصَيْرِيٌّ .

اسمِ محذوف البعض کی تصغیر

اگر آپ ایسے اسم کی تصغیر بنانا چاہتے ہیں جس میں سے کوئی حرف محذوف ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس محذوف شدہ حرف کے عوض میں همزة الوصل تو نہیں لایا گیا؟۔

اگر محذوف کے عوض میں همزة الوصل لایا گیا ہو: تو اسے حذف کر کے مع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذوف شدہ حرف کو واپس لایا جائے گا۔ جیسے: اِبْنٌ ، اِبْنَةٌ ، اِسْمٌ ، اِمْرُؤٌ ، اِمْرَأَةٌ سے بُنَيٌّ ، بُنَيَّةٌ ، سُمَيٌّ ، مُرَيْءٌ ، مُرَيْئَةٌ تصغیر آئے گی۔

اگر ھمزة الوصل عوض میں نہ لایا گیا ھو: تو خواہ فائے کلمہ حذف کیا گیا ہو یا عین کلمہ ، یا لام کلمہ ، یا فاء و لام کلمہ ، یا عین و لام کلمہ حذف کیا گیا ہو ، حرف محذوف کو وجوباً واپس لایا جائے گا۔

فائے کلمہ محذوف کی مثال: عِدْ ، کُلْ ، خُذْ سے وُعَيْدٌ ، أُكَيْلٌ ، أُخَيْذٌ.

عین کلمہ محذوف کی مثال: قُلْ ، بِعْ ، مُذْ سے قُوَيْلٌ ، بُيَيْعٌ ، مُنَيْذٌ (مُنْذُ سے نون حذف کرکے مُذْ بنایا گیا ہے ، تصغیر بناتے وقت محذوف شدہ نون واپس آ گیا جو عین کلمہ تھا)۔

لام کلمہ محذوف کی مثال: دَمٌ ، يَدٌ سے دُمَيٌّ ، يُدَيَّةٌ (مؤنث ہونے کی وجہ سے يَدٌ کی تصغیر میں وہ تاء بھی واپس آئے گی جو يَدٌ میں مقدر تھی)۔

فاء ولام کلمہ محذوف کی مثال: قِهْ ، لِهْ (جو فعل صرفی قوانین کے نفاذ کی وجہ سے ایک حرف پر باقی رہ جائے اس کے ساتھ ھائے سکت (ھاء الوقف) کا ملحق کرنا واجب ہوتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ اصل میں قِ ، لِ ہیں لیکن اکیلے مکسور فا اور لام پر چونکہ وقف نہیں کیا جا سکتا اسلئے اس کے ساتھ ھائے سکت کا الحاق واجب ہے۔ (بڑے افسوس کی بات ہے اتنے اہم اور نہایت ضروری مسائل ہماری صرفی و نحوی کتب کی ابحاث سے خارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا تو "وصل ووقف اور اصولِ کتابتِ عربی" پر ہم ایک مستقل کتاب تصنیف کریں گے جس میں آپ کو اکثر ایسی باتیں ملیں گی جو ہماری زیرِ دسترس کتب میں نہیں ملتیں)۔

قِهْ اور لِهْ میں چونکہ فائے کلمہ (واؤ) اور لام کلمہ (یاء) دونوں حذف ہیں۔ اس لئے تصغیر بناتے وقت ان دونوں محذوف شدہ حروف علت کو واپس لایا جائے گا اور ان کی تصغیر وُقَيٌّ ، وُلَيٌّ بنائی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عین ولام کلمہ محذوف کی مثال : رَهْ (رَاى يَرَى کا فعل امر چونکہ یہ صیغہ واحد حرف پر مشتمل ہے اس لئے اس کے آخر میں ھاء السکت کا لگانا واجب ہے کَمَا مَرَّ)۔اس کی تصغیر بناتے وقت اس کے عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں کو واپس لائیں گے اور واپس شدہ ھمزہ کو واؤ سے بھی بدلیں گے تو رُوَیٌّ ہو جائے گا۔

نوٹ: اس فصل میں دی گئی اکثر مثالیں فعل کے صیغوں پر مشتمل ہیں ' جبکہ تصغیر کا تعلق اسم سے ہے۔ اس لئے یہاں یہ ملحوظ رکھا جائے کہ اوپر دی گئی مثالیں ہمارے لئے تب کارگر ہوں گی جب ہم ان افعال کو اعلام فرض کریں گے۔ یہ تمام امثلہ اس افتراض و تقدیر کی اساس پر قائم ہیں۔اس طرح کی کئی امثلہ آگے بھی آئیں گی ' وہاں بھی یہی ضابطہ ملحوظ رہے۔

دوحرفی اسماء کی تصغیر

اگر آپ دوحرفی اسم کی تصغیر بنانا چاہیں تو اتنی بات تو واضح ہے کہ دوحرفوں سے تو تصغیر کا سب سے چھوٹا صیغہ (فُعَيْلٌ) بھی نہیں بنایا جا سکتا ' اس لئے ایسے اسم میں کسی نہ کسی اضافے کی ضرورت تو پڑے گی۔سوال یہ ہے کہ یہ اضافہ کس طرح کا ہوگا اور کہاں اور کیسے کیا جائے گا؟ اس اضافے اور اس کی نوعیت کا انحصار اس امر پر ہے کہ اس دوحرفی اسم کا حرفِ ثانی کیسا ہے؟ حرفِ صحیح ہے یا حرفِ علت؟

اگر حرف ثانی حرفِ صحیح ہو: تو اس میں دو طرح کا تصرف کیا جا سکتا ہے۔(۱) حرف ثانی کی تضعیف (اس کے ایک ہم جنس کا اضافہ)(۲) یا اس پر ایک یاء کا اضافہ۔چنانچہ هَلْ ' بَلْ ' اِنْ ' عَنْ ' مِنْ جو دو حروف پر مشتمل ہیں۔یہ اگر کسی کے نام رکھ دیئے جائیں تو یہ ایسے دوحرفی اسماء ہیں جن میں سے (يَدٌ ' دمٌ وغیرہ کی طرح) کوئی حرف محذوف بھی نہیں ہے۔ان اسماء کی تضعیفِ ثانی کے ضابطے کے تحت تصغیر: هُلَيْلٌ ' بُلَيْلٌ ' اُنَيْنٌ ' عُنَيْنٌ ' مُنَيْنٌ آئے گی ' جبکہ زیادتِ یاء کے ضابطے کے تحت: هُلَيٌّ ' بُلَيٌّ ' اُنَيٌّ ' عُنَيٌّ ' مُنَيٌّ آئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر حرفِ ثانی حرفِ علت ہو :تو حرفِ ثانی کی تضعیف واجب ہوجائے گی ۔جیسے: لَوْ ، کَیْ ، مَا ، لَا ، فِی کی اگر تصغیر بنانی ہوتو پہلے حروف ثانیہ کی تضعیف کر کے انہیں: لَوٌّ ، کَیٌّ ، مَاءٌ ، لَاءٌ ، فِیٌّ بنائیں گے۔(واؤ اور یاء کا اضافہ کرنے سے تو صرف اتنا فرق پڑا کہ نئی واؤ پہلی واؤ میں اور نئی یاء پرانی یاء میں مدغم ہوگئی ۔لیکن الف پر الف کا۔ لا اور ما میں ۔اضافہ کیا تو چونکہ الف پر نہ حرکت آتی ہے نہ تشدید ' اس لئے دوسرا الف پہلے الف کے بعد مستقل طور پڑھنا پڑے گا۔اور دو الف ایک ساتھ چونکہ پڑھے نہیں جا سکتے اس لئے دوسرے الف کو ھمزہ سے بدلنا واجب ہے۔اس لئے ما اور لا پر جب ایک ایک الف کا اضافہ ہوا تو یہ دونوں ماءٌ اور لاءٌ ہوگئے)۔ان تمام حروف کو اگر ہم کسی کا نام فرض کر کے مصغر کرنا چاہیں تو تضعیف کے اس اکلوتے ضابطے کے تحت ان سب کی تصغیر: لُوَیٌّ ، کُیَیٌّ ، مُوَیٌّ ، لُوَیٌّ ، فُیَیٌّ بنے گی۔

ثلاثی مؤنث کی تصغیر

اگر آپ کسی ایسے ثلاثی اسم مؤنث کی تصغیر بنانے چلیں جس کی تاء محذوف ہو تو تصغیر بناتے وقت اس کی تاء واپس لانا واجب ہے۔ بشرطیکہ اس تاء کے لوٹانے سے کوئی التباس پیدا نہ ہو۔ جیسے: دَارٌ ، شَمْسٌ ، هِنْدٌ ، عَيْنٌ ، سِنٌّ ، أُذُنٌ کی تصغیر میں تائے محذوفہ کو واپس لاتے ہوئے: دُوَيْرَةٌ ، شُمَيْسَةٌ ، هُنَيْدَةٌ ، عُيَيْنَةٌ ، سُنَيْنَةٌ ، أُذَيْنَةٌ کہیں گے۔ اگر تاء کو واپس لانے سے کسی قسم کا التباس آئے تو پھر تاء کو واپس نہیں لاتے۔یہ التباس دو طرح کا ہوسکتا ہے۔

اگر جمع کا مفرد سے التباس آئے :یہ التباس اسمِ جنس جمعی کی اس قسم میں پیدا ہوتا ہے جس میں اسمِ جنس صرف جمع پر دلالت کرتا ہے اور اس کے مفرد پر دلالت کرنے کے لئے اس اسمِ جنس پر تائے وحدت کا اضافہ کرتے ہیں۔جیسے: تَمْرٌ ، بَقَرٌ ، تُفَّاحٌ ، بَيْضٌ وغیرہ کہ یہ تمام اسمائے جنس صرف جمع پر دلالت کرتے ہیں ' ان میں سے مفرد پر کوئی بھی دلالت نہیں کرتا۔ انکے مفرد پر دلالت کرنے کے لئے انہی اسمائے جنس کے آخر میں تائے وحدت. لگائی جاتی ہے تو:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَمْرَةٌ (ایک کھجور) بَقَرَةٌ (ایک گائے) تُفَّاحَةٌ (ایک سیب) بَیْضَةٌ (ایک انڈا) مفرد کے اسماء حاصل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ عام طور پر اسمِ جنس کا مفرد اور جمع دونوں جگہ یکساں اطلاق ہوتا ہے۔ جیسے: اِنْسانٌ ، فَرَسٌ وغیرہ جنس انسانی کے لئے بھی کہا جاسکتا ہے اور ایک انسان کے لئے بھی۔ لیکن عربی میں دو قسم کے اسمائے جنس ایسے ہیں ، جو صرف جمع اور پوری جنس پر ہی دلالت کرتے ہیں۔ انکے مفرد کے الگ الگ طریقے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جس کا مفرد اسم جنس کے آخر میں تائے وحدت کا اضافہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر ایسے اسمِ جنسِ جمعی کی تصغیر بناتے وقت ہم تائے محذوفہ کو واپس لے آئیں تو یہ التباس پیدا ہوگا کہ نجانے یہ مفرد کی تصغیر ہے یا اسمِ جنس مؤنث کی؟ اس التباس سے بچنے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ جمع میں تاء کو واپس نہ لایا جائے (کیونکہ وہاں مکبر میں بھی تاء نہیں ہے) اور مفرد میں تاء کو استعمال کیا جائے (کیونکہ یہاں مکبر میں بھی تاء موجود ہے)۔ چنانچہ آپ اگر اسم جنس جمعی شَجَرٌ ، بَقَرٌ ، کی تصغیر بنانا چاہیں تو: شُجَیْرٌ ، بُقَیْرٌ کہیں گے۔ (اسم جنس جمعی کی مزید تفصیل ہماری دوسری تصنیف ''اَحکامُ النسبة'' میں ملاحظہ فرمائیں)۔

اگر مذکر کا مؤنث سے التباس آئے: تب بھی آپ اس سے بچنے کے لئے تاء کو حذف کریں گے۔ مثلاً معدودِ مؤنث کے لئے مذکر عدد استعمال ہوتا ہے (اور اس میں تاء محذوف کردی جاتی ہے) اگر تصغیر بناتے وقت اس عدد کی حذف شدہ تاء کو واپس لے آئیں تو اس کا التباس اس مؤنث عدد کے ساتھ آئے گا جو مذکر معدود کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے میں خَمسٌ ، سَبعٌ ، تِسعٌ وغیرہ تمام اعدادِ مفرد کی تصغیر بلا اعادۂ تاء کرتے ہوئے خُمَیْسٌ ، سُبَیْعٌ ، تُسَیْعٌ لائیں گے خُمَیْسَةٌ وغیرہ نہیں لائیں گے۔

اگر مذکر کا نام مؤنث ثلاثی پر رکھا ہو

اگر کسی مذکر کا نام مؤنث ثلاثی پر رکھا گیا ہو تو اس کو مصغر بناتے وقت اس کے لفظ کی اصل (مؤنث) کو دیکھا جائے گا یا اس کے مدلول کی اصل (مذکر) کو دیکھا جائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمہور: کا مسلک یہ ہے کہ ایسی صورت میں اس کے مدلول کی تذکیر و تانیث کا اعتبار ہوگا۔ اگر وہ مذکر ہے تو اس کی تصغیر بھی مذکر ہوگی ' اس میں تاء کو واپس نہیں لایا جائے گا۔ چنانچہ : نَارٌ ' عَيْنٌ ' فِهْرٌ ' اُذُنٌ جو مؤنث اسماء ہیں ' اگر آپ کسی مذکر کا نام ان ناموں پر رکھ دیں تو جمہور کے مسلک کے مطابق ان کی تصغیر: نُوَيْرٌ ' عُيَيْنٌ ' فُهَيْرٌ ' اُذَيْنٌ ہوگی۔

لیکن اگر آپ تصغیر کے بعد مذکورہ اسماء یا ان جیسے کسی اور مؤنث اسم پر کسی مذکر کا نام رکھنا چاہیں تو اس صورت میں ان کو اصل تاء واپس لا کر انہیں نُوَيْرَةُ ' عُيَيْنَةُ ' فُهَيْرَةُ ' اُذَيْنَةُ بنا دیں گے۔

(حضرت مُتَمِّم بن نُوَيْرَه ' عُيَيْنَةُ بنُ حِصْن ' عَمْرُوبنُ اُذَيْنَةَ اور عَامِرُ بنُ فُهَيْرَةَ کے نام یہیں سے ماخوذ ہیں)۔

اگر مؤنث کا نام مذکر اسم پر رکھا ہو

اگر کسی مؤنث کا نام ثلاثی مذکر اسم پر رکھا گیا ہو تو جمہور کے نزدیک تصغیر بناتے وقت اس اسم کی اصلیت (مذکر ہونے) کو نہیں بلکہ مدلول کی اصلیت (مؤنث ہونے) کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ اور مذکر اسم ہونے کے باوجود تصغیر بناتے ہوئے محض اس لئے تائے تانیث کا اضافہ کیا جائے گا کہ وہ ایک مؤنث کا نام ہے۔ جیسے: رُمْحٌ ' بَدْرٌ ' سَعْدٌ ' نَجْمٌ اگر خواتین کے نام رکھ دیئے جائیں تو ان کی تصغیر: رُمَيْحَةٌ ' بُدَيْرَةٌ ' سُعَيْدَةٌ ' نُجَيْمَةٌ آئے گی۔

ان دونوں بحثوں سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ مذکر اسم پر رکھے ہوئے مؤنث ناموں میں اور مؤنث اسم پر رکھے ہوئے مذکر ناموں میں جمہور کے نزدیک تصغیر بناتے وقت ان اسماء کی (تذکیر و تانیث کے اعتبار سے) اصلیت کو نہیں بلکہ ان کے استعمال اور مدلول کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ لیکن جمہور کے برعکس علمائے نحو کی اس سلسلے میں دو آراء اور بھی ہیں۔

ابن الانباریؒ: فرماتے ہیں کہ مدلول کو نہیں بلکہ اسم کی اصلیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تصغیر بنائی جائے گی۔ جو اسم اپنی اصل کے اعتبار سے مؤنث ہے ' وہ خواہ مذکر کا نام بھی بن جائے ' پھر بھی تصغیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بناتے وقت اس پر تائے تانیث لگائی جائے گی۔ جیسے: عَیْنٌ وغیرہ جن اسماء کا اوپر تذکرہ آیا ہے ' یہ اگر مردوں کے نام بھی رکھ دیئے جائیں تب بھی ان کی تصغیر: عُیَیْنَۃُ ' نُوَیْرَۃُ ' فُهَیْرَۃُ ' اُذَیْنَۃُ آئے گی۔ جبکہ جو اسم اپنی اصل کے اعتبار سے مذکر ہے ' خواہ وہ کسی عورت کا نام بھی بن جائے تو تصغیر بناتے وقت اس کی اصلیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر تائے تانیث نہیں لگائی جائے گی۔ جیسے: رُمْحٌ ' بَذْرٌ ' سَعْدٌ ' نَجْمٌ اگر خواتین کے نام ہوں بھی ' تب بھی تصغیر میں انکی اصلیت (تذکیر) کو ملحوظ رکھتے ہوئے: رُمَیْحٌ ' بُذَیْرٌ ' سُعَیْدٌ ' نُجَیْمٌ کہا جائے گا۔

امام یونس: نے اعتدال کی راہ اپناتے ہوئے فرمایا ہے کہ جہاں اصلیت اور استعمال میں تضاد آجائے وہاں آپ اصل اور استعمال دونوں کا لحاظ کر سکتے ہیں۔ گویا مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں ان کے نزدیک تصغیر دونوں طرح (مذکر بھی ' مؤنث بھی) لائی جاسکتی ہے۔

رباعی مؤنث کی تصغیر

رباعی یا اس سے اوپر کے اسم مؤنث کی تصغیر بناتے وقت تائے تانیث کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ زَیْنَبُ ' عَجُوزٌ باوجودیکہ مؤنث اسماء ہیں ' لیکن چونکہ رباعی ہیں ' اس لئے تصغیر بناتے وقت اس پر تاء کا اضافہ نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف زُیَیْنِبٌ ' عُجَیِّزٌ کہا جائے گا۔

شذوذ: ثلاثی اور رباعی اسماء کی تصغیر بنانے کے قواعد اور انکی تذکیر و تانیث کے حوالے سے قواعد آپ نے پڑھے۔ یہاں ہم چند ایسی شاذ تصغیرات کا ذکر کریں گے جو مذکورہ بالا قواعد سے ہٹ کر اہل عرب نے بنائی ہیں۔ اور یہ ملحوظ رہے کہ نحوی قواعد ہمیشہ زبان اور اھلِ زبان کے تابع ہوتے ہیں ' زبان اور اھلِ زبان کبھی نحوی قواعد کے تابع نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے نحوی قواعد کا اعتبار وہیں تک ہوتا ہے جہاں تک اہلِ زبان کی عملی و استعمالی تائید انہیں حاصل ہو۔ جہاں اہلِ زبان اور نحوی قواعد کے درمیان اختلاف یا تضاد آجائے وہاں قواعد کا اعتبار ختم ہوجاتا ہے اور اھلِ زبان کا خلافِ ضابطہ و قاعدہ (شاذ) استعمال معتبر ہوجاتا ہے۔ اس لئے شاذ استعمال آجانے کے بعد قواعد کی پاسداری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا پیروکاری درست نہیں رہتی ۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہاں نحو (اور صرف وغیرہ) کا ایک عمومی ضابطہ حرکت میں آ جاتا ہے کہ شاذ مستعمل کے مقابلہ میں قیاس و قاعدہ کو ترک کر دیا جائے گا۔

یہاں ہم چند ایسی شاذ تصغیرات کا ذکر کرنے چلے ہیں جو مذکورہ بالا ثلاثی و رباعی اسمائے مؤنثہ کے بیان کردہ قواعد کے برخلاف اہلِ زبان کے ہاں مستعمل ہیں۔

ثلاثی اسماء کی مثالیں: ذَوْدٌ ' حَرْبٌ ' قَوسٌ ' نَعْلٌ ' دَرعٌ (دَرْعُ الْحَدِيْدِ) عِرْسٌ ۔ یہ تمام اسماء مؤنث ہیں اور ان میں تائے تانیث مقدر ہے۔ ضابطے کے مطابق تصغیر بناتے وقت ان کی تاء واپس آنا واجب ہے کیونکہ یہ ثلاثی اسماء ہیں۔ لیکن اہل عرب نے ان تمام اسماء کی تصغیر تاء کے بغیر استعمال کی ہے۔

ذُوَيْدٌ ' حُرَيْبٌ ' قُوَيْسٌ ' نُعَيْلٌ ' دُرَيْعٌ ' عُرَيْسٌ '

نوٹ: (۱) ذَوْدٌ: تین سے دس تک اونٹنیوں کو عربی میں ذَود کہتے ہیں اور یہ اسم مؤنث ہے۔ دس سے زائد اونٹنیوں کو اِبِلٌ کہتے ہیں جبکہ ایک اونٹنی کو نَاقَةٌ کہتے ہیں۔ اس طرح نَاقَةٌ عربی کا وہ ممتاز اسم ہے جس کیلئے جمع (نُوق) کے علاوہ دو دو اسمِ جمع بھی آتے ہیں۔ اردو میں جس طرح کہاوت ہے کہ ''قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے'' عربی میں اسی معنی میں یہ ضرب المثل مشہور ہے ''اَلذَّوْدُ اِلَى الذَّوْدِ اِبِلٌ'' (ذود اور ذود مل کر اِبِل بن جاتے ہیں) طلبہ کے لئے ایک طالبعلمانہ نکتہ مزید عرض کر دیں کہ اس ضرب المثل میں اِلٰی کا استعمال مَعَ کے معنی میں ہوا ہے اور قدیم نحوی کتب میں اِلٰی بمعنی مَعَ کی مثال میں یہ محاورہ اکثر استعمال ہوتا ہے۔

نوٹ: (۲) دَرْعٌ خواتین کی قمیص کو بھی کہتے ہیں اور زرہ کو بھی! تمیز کے لئے پہلی کو دَرْعُ الْمَرأَة اور دوسری کو دَرْعُ الْحَدِيْدِ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ اوپر مثال دیتے وقت اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہم نے بریکٹ میں (دَرْعُ الْحَدِيْدِ) لکھ بھی دیا ہے۔ دَرْعُ الحديد کو اہلِ عرب نے مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال کیا ہے اور ہماری مثال بر سبیل فرضیت و تقدیر تانیث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ :(۳) عِـرْسٌ دلہا اور دلہن دونوں کے لئے مستعمل ہے ' اس لئے اس کا استعمال اس معنی میں مذکر ومؤنث دونوں کے لئے جبکہ عِـرْسٌ شیرنی کو بھی کہا جاتا ہے ' اس استعمال میں یہ خالصتاً مؤنث ہے۔ یہاں ہم نے اس معنی میں اسے بطور مثال پیش کیا ہے۔

رباعی اسماء کی مثالیں :قُدَّامٌ ' وَرَاءٌ ' اَمَامٌ یہ تین اسماء ظروف ' رباعی اسماء ہیں۔ ان میں سے پہلے دونوں اسماء جِهَةٌ کی تاویل سے مؤنث تو ہیں لیکن اوپر ہم یہ قاعدہ پڑھ آئے ہیں کہ اگر کسی ایسے رباعی اسم مؤنث کی تصغیر بنانی ہو جس کا تاء مکبَّر میں مقدر ہو تو تصغیر بناتے وقت اس کی تاء واپس نہیں لائیں گے۔ یہاں اہل عرب نے معاملہ برعکس کر دیا کہ ان دونوں اسماء میں تصغیر بناتے وقت تائے تأنیث اس پر لگادی۔ چنانچہ وہ ان کی تصغیر:قُدَیْمَةٌ ' وُرَیْئَةٌ بناتے ہیں جو اس وجہ سے سراسر مخالف قاعدہ ہے کہ یہ اسم رباعی ہے اور رباعی میں مؤنث کی تاء واپس نہیں لائی جاتی۔ لیکن اَمَامٌ کا مسئلہ اس سے بھی زیادہ سنجیدہ اور گہرا ہے کہ یہ اسم مونث بھی نہیں ہے اور رباعی بھی ہے۔ اسلئے اسکی تصغیر میں تو دو وجوہ سے تاء نہیں آنی چاہئے تھی لیکن اہلِ زبان نے اس کی تصغیر:اُمَیِّمَةٌ (بتشدید الیاء)استعمال کی ہے۔ صاحبِ مصباح اللغات نے اگرچہ لکھا ہے کہ ''وَقَد یُؤَنَّث "الاَمَام" عَلٰی مَعْنَی الجِهَةِ '' اور بھلے امام النحو زجاج نے فرمایا ہے کہ ''وَاختَلَفُوا فی تَذکِیرِ "الاَمَامِ" وتأنِیثِہ ''لیکن ان دونوں حضرات کی بات کو لے بھی لیا جائے تب بھی زیادہ سے زیادہ یہ اسم بھی قُدامٌ اور وَرَاءٌ کی طرح مؤنث ہو جائے گا۔ لیکن رباعی ہونے والا مانع تو پھر بھی برقرار ہے کہ رباعی اسمِ مؤنث کی تصغیر میں تائے تأنیث نہیں لوٹائی جاتی۔ اس طرح ان تینوں رباعی مؤنث اسماء کی تصغیر شاذ مستعمل کے زمرے میں آتی ہے۔

عَلَمِ مرکب کی تصغیر

عَلَمِ مرکب تین قسم کا ہوتا ہے(۱)مرکبِ اضافی (۲) مرکبِ مزجی اور(۳)مرکبِ اسنادی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرکبِ اسنادی : کی سرے سے تصغیر بنتی ہی نہیں۔ جیسے: جَادَالْحَقُّ ' تَابَّطَ شَرًّا وغیرہ۔

مرکبِ اضافی ومزجی : کا ضابطہ یہ ہے کہ ان کے پہلے جزو (صدرِ مرکب) کی عام ضابطے کے مطابق تصغیر بنائی جائے گی اور دوسرے جزو (عجزِ مرکب) کو اس کی اصل حالت میں برقرار رکھا جائے گا۔ جیسے: عَبْدُ اللهِ ' مَعْدِ یکربُ سے : عُبَیْدُ اللهِ ' مُعَیْدِ یکَرِبُ ۔ (وقِس علیه البواقی)۔

جمع قلت کی تصغیر

جمع قلت کی تصغیر اس کے اصل صیغے پر بنائی جاتی ہے۔ جیسے: اَحْمَالٌ ' اَنْفُسٌ ' اَعْمِدَةٌ ' فِتْیَةٌ سے : اُحَیْمَالٌ ' اُنَیْفِسٌ ' اُعَیْمِدَةٌ ' فُتَیَّةٌ ۔

اسمِ جمع کی تصغیر

اسمِ جمع کی تصغیر بھی اس کے اصل صیغے پر بنائی جاتی ہے۔ جیسے: رَکْبٌ ' رَهْطٌ سے: رُکَیْبٌ ' رُهَیْطٌ ۔

جمع کثرت کی تصغیر

جمع کثرت کی براہِ راست تصغیر نہیں بنائی جاسکتی۔ اس لئے کہ جمع کثرت کے نام سے ظاہر ہے کہ وہ کثرت پر دلالت کرنے کے لئے آئی ہے ' جبکہ تصغیر یہاں پر تقلیل کا فائدہ دیتی ہے اور ان دونوں معانی میں منافات اور تضاد واضح ہے۔ لہٰذا اگر کسی ضرورت سے جمع کثرت کی تصغیر بنانی پڑ ہی جائے تو اس کا طریق کار یہ ہے کہ (۱) پہلے اس جمع کو مفرد کے صیغے کی طرف لوٹائیں (۲) پھر اس مفرد کی تصغیر بنائیں (۳) پھر دیکھیں کہ (ا) وہ لفظ اگر مذکر عاقل پر دلالت کرتا ہے تو اس کی جمع مذکر سالم بنائیں (ب) اور اگر مؤنث پر یا مذکر غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے تو اس کی جمع مؤنث سالم بنائیں۔

نوٹ : جمع کثرت سے مفرد بنانے ' پھر اس کی تصغیر بنا کر سالم کے اوزان پر دوبارہ جمع بنانے کا لمبا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوڑا راستہ اسلئے اختیار کیا جاتا ہے کہ جمع سالم کے دونوں صیغے بھی جمع قلت ہی میں شمار ہوتے ہیں۔

مذکر عاقل کی مثال: شُعَرَاءُ ' كُتَّابٌ ۔ یہ دونوں صیغے جمع کثرت کے ہیں ' اسلئے (۱) تصغیر بنانے کیلئے مفرد لائے تو شاعِرٌ اور کَاتِبٌ حاصل ہوا۔ (۲) پھر ان دونوں مفردات کی تصغیر بنائی تو: شُوَيْعِرٌ ' كُوَيْتِبٌ حاصل ہوا۔ (۳) پھر ہم نے دیکھا کہ یہ دونوں اسماء مذکر عاقل کیلئے استعمال ہوتے ہیں تو اس تصغیر پر جمع مذکر سالم بنائی تو: شُوَيْعِرُونَ ' كُوَيْتِبُون حاصل ہوا۔

مؤنث کی مثال: صَوَاحِبُ جمع کثرت کا صیغہ ہے۔ تصغیر بنانے کے لئے اسے (۱) پہلے مفرد کیا تو صاحِبَةٌ برآمد ہوا (۲) اس کی تصغیر بنائی تو: صُوَيْحِبَةٌ ظہور پذیر ہوا۔ (۳) پھر ہم نے دیکھا کہ یہ لفظ مؤنثات کے لئے استعمال ہوتا ہے تو ہم نے اس تصغیر کو جمع مؤنث سالم بنایا تو: صُوَيْحِبَاتٌ بن گیا۔

مذکر غیر عاقل کی مثال: دَرَاهِمُ ' عَصَافِيرُ ' كُتُبٌ ' جمع کثرت کے صیغے ہیں۔ تصغیر بنانے کے لئے (۱) پہلے ہم نے ان کو مفرد کیا تو دِرْهَمٌ ' عُصْفُورٌ ' كِتَابٌ بنا۔ (۲) پھر ہم نے ان کو مصغر کیا تو: دُرَيْهِمٌ ' عُصَيْفِيرٌ ' كُتَيِّبٌ بن گیا۔ (۳) پھر ہم نے دیکھا کہ یہ تینوں اسماء مذکر غیر عاقل کے لئے استعمال ہوتے ہیں تو حسب ضابطہ ہم نے ان کو جمع مؤنث سالم بنادیا ' جس سے: دُرَيْهِمَاتٌ ' عُصَيْفِيرَاتٌ ' كُتَيِّبَاتٌ حاصل ہوگیا۔

جمع مذکر سالم کی تصغیر

جمع مذکر سالم چونکہ جمع قلت کے اوزان میں شمار ہوتا ہے ' اسلئے اس کی تصغیر بناتے وقت براہِ راست اس کے جمع کے صیغے پر تصغیر بنائی جائے گی اور جمع کی علامت بھی برقرار رکھی جائے گی۔ جیسے: مُسْلِمُونَ ' مُسْلِمِينَ سے: مُسَيْلِمُونَ ' مُسَيْلِمِينَ ۔

اسم مثنی کی تصغیر

اسم مثنی کا حکم بھی یہی ہے کہ اس کے مثنی صیغے پر ہی تصغیر بنائی جائے گی اور علامت تثنیہ کو برقرار رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ جیسے: مُسْلِمَانِ ، مُسْلِمَيْنِ سے: مُسَيْلِمَانِ ، مُسَيْلِمَيْنِ ۔

الف ونون زائدتان اور تصغیر

اگر آپ کسی ایسے اسم کی تصغیر بنانا چاہتے ہیں جس کے آخر میں الف اور نون زائدہ ملحق ہوں تو پہلے یہ دیکھیں کہ ان زائد حروف میں سے الف ، چوتھی جگہ آ رہا ہے یا پانچویں جگہ؟ اگر چوتھی جگہ ہو تو پھر دیکھیں کہ وہ اسم صفت میں آ رہا ہے یا اسم جنس میں یا اعلامِ مرتجلہ میں؟

اگر الف نون چوتھی جگہ اسم صفت میں آئیں

تو اس صورت میں مطلقاً الف نون کو بحال رکھا جائے گا ، خواہ ایسے اسمِ صفت کی مؤنث تاء کے ساتھ آ رہی ہو یا الف مقصورہ کے ساتھ آ رہی ہو۔ جیسے: سَكْرَانُ ، جَوْعَانُ ، عَطْشَانُ کہ ان تینوں کی مؤنث الف مقصورہ کے ساتھ: سَكْرىٰ ، جَوْعَىٰ ، عَطْشَىٰ آتی ہے۔ اور نَدْمَانٌ ، صَمْيَانٌ ، قَطْوَانٌ کہ ان تینوں کی مؤنث تاء کے ساتھ: نَدْمَانَةٌ ، صَمْيَانَةٌ ، قَطْوَانَةٌ آتی ہے۔ (مؤنث کے اس فرق سے یہ فرق تو ان دونوں اقسام میں پیدا ہوگا کہ جن کی مؤنث الف مقصورہ کے ساتھ آتی ہے ، وہ غیر منصرف اور جن کی مؤنث تاء کے ساتھ آتی ہے ، وہ منصرف ہیں مگر) تصغیر کے حوالے سے ان دونوں اقسام میں کوئی تفاوت نہیں ہے ، دونوں کی تصغیر میں الف نون زائدتان سلامت رہیں گے۔ چنانچہ ان سب کی تصغیر: سُكَيْرَانُ ، جُوَيْعَانُ ، عُطَيْشَانُ ، نُدَيْمَانٌ ، صُمَيَّانٌ ، قُطَيَّانٌ آئے گی۔

اگر الف نون علم مُرتجل میں ہوں

علم مرتجل اس اسم علم کو کہتے ہیں جو اول وضع میں عَلَم کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ جو کلمہ اولِ وضع میں کسی اور مفہوم کیلئے وضع کیا گیا ، بعد میں اسے علم میں بھی استعمال کیا جانے لگے ، اسے علمِ منقول کہتے ہیں (جیسے: سعید ، نذیر ، احمد اسمائے صفات اور يَشْكُر ، تَغْلِب ، شَمَّرَ افعال ہیں)۔

اگر الف نون زائدتان کسی علمِ مرتجل میں چوتھی جگہ آ رہے ہوں تو وہاں بھی تصغیر بنانے کا یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ ہے کہ الف نون کو سلامت رکھا جائے گا۔ جیسے : عثمانُ ، عِمرَانُ ، سَعدَانُ ، غطفانُ ، سَلْمانُ ، مَرْوانُ وغیرہ اعلام مرتجلہ کی تصغیر : عُثَیمَانُ ، عُمَیرَانُ ، سُعَیدَانُ ، غُطَیفَانُ ، سُلَیمَانُ ، مُرَیَّانُ آئے گی۔ لیکن اگر عثمان سے مراد علم مرتجل کی بجائے سرخاب کا چوزہ لیا جائے تو علمیت کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے عمومی ضابطے کے تحت یائے تصغیر کے مابعد کو مکسور کر کے الف زائدہ کو یاء سے بدلنا واجب ہوگا۔ ایسے میں اسکی تصغیر : عُثَیمِینٌ آئے گی

اگر الف نون اسمِ جنس میں چوتھی جگہ ہوں

تو اس کے حکم میں درج ذیل تفصیل ہے:

(ا) اگر وہ اسم فَعلانٌ ، فُعلانٌ یا فِعلانٌ کے وزن پر نہ ہو تو ایسے اسم جنس کی تصغیر بناتے وقت بھی الف نون زائدتان کو سلامت رکھا جائے گا۔ جیسے: ظَرِبَانٌ ، سَبُعَانٌ کی تصغیر: ظُرَیبَانٌ ، سُبَیْعَانٌ آئے گی۔

(ب) اور ان مذکورہ بالا تین اوزان پر آنے والے اسمائے جنس کی تصغیر بناتے وقت عمومی ضابطہ تصغیر کے مطابق یائے تصغیر کے مابعد کو وجوباً کسرہ دیا جائے گا جس کی وجہ سے الف کو بھی وجوباً یاء سے بدلنا پڑے گا۔ چنانچہ: حَومَانٌ ، سُلْطَانٌ ، سِرحَانٌ کی تصغیر: حُوَیمِینٌ ، سُلَیطِینٌ ، سُرَیحِینٌ آئے گی۔

عَلَمِ منقول کی تصغیر

اسمائے صفات یا جنس میں سے الف نون زائدتان والے کسی اسم کو اگر ہم بطور علم استعمال کریں تو اس کی تصغیر کا حکم اس کے اصل کے موافق ہوگا۔ جہاں اس کے اصل میں الف نون کو برقرار رکھنا ضروری تھا ، عَلَم بننے کے بعد برقرار رکھا جائے گا۔ جیسے: سَکْرَانُ وغیرہ میں سے کسی اسم صفت کو بطور علم استعمال کریں تو اسکی تصغیر بھی سُکَیرَان (الف نون زائدتان کی سلامتی کے ساتھ) آئے گی۔

اور اگر سُلْطَانٌ ، سِرحَانٌ وغیرہ (فُعلانٌ اور فِعلانٌ کے وزن پر) کسی کا نام رکھ دیا تو اس نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھ لینے کے بعد بھی اس کی تصغیر سُلَیْطِیْنٌ ، سُرَیْحِیْنٌ آئے گی۔

اگر الف نون کا الف اسم جنس میں پانچویں جگہ ہو

اور ایسے اسم کی آپ تصغیر بنانا چاہیں تو بھی الف نون سلامت رہیں گے۔جیسے: زَعْفَرَانٌ ، عُقْرُبَانٌ ، اُفْعُوَانٌ ، ثُعْلُبَانٌ کی تصغیر: زُعَیْفِرَانٌ ، عُقَیْرِبَانٌ ، اُفَیْعِیَانٌ ، ثُعَیْلِبَانٌ آئے گی۔

نوٹ: آخر الذکر تینوں اسماء فُعْلُلَانٌ کے وزن پر ہیں۔اہلِ عرب بعض ایسے مذکر جانوروں کا نام اس وزن پر رکھتے جن کا نام رباعی ہو۔چنانچہ مذکورہ بالا تینوں اسماء عَقْرَبٌ ، اَفْعَی ، ثَعْلَبٌ سے اس وزن پر بنائے گئے ہیں۔اور فُعْلُلَانٌ کے وزن پر جس مذکر حیوان کا نام رکھا جاتا ہے اس کی مؤنث فَعالِلُ کے وزن پر آتی ہے۔(جو حقیقت میں جمع منتھی الجموع کا وزن ہے) چنانچہ ان تینوں کی مؤنث: عقارِب ، افاعٍ ، ثعالِب آتی ہے ، جسے دیکھ کر عام طور پر یہ دھوکا ہوتا ہے کہ یہ مؤنث مفرد نہیں بلکہ عقرب وغیرہ کی جمع مکسر ہے۔بلکہ ان مذکر اسماء کو بھی بعض دفعہ مثنی سمجھ لیا جاتا ہے عُقْرُبَانٌ کی جگہ عَقْرَبَانِ کا دھوکہ ہوتا ہے۔امام دمیری ؒ نے کتاب الحیوان میں ایک مشرک کا واقعہ نقل کرتے ہوئے اس کا شعر نقل کیا ہے:

اَرَبٌّ یَبُولُ الثُّعْلُبَانُ بِرَأْسِهِ

لَقَدْذَلَّ مَنْ بَالَتْ عَلَیْهِ الثَّعَالِبُ

(**ترجمہ**: کیا وہ بھی رب ہوسکتا ہے جس کے سر پر لومڑ پیشاب کر جائے؟ جس کے سر پر لومڑی پیشاب کرے وہ تو ذلیل ہوگیا!)

اس شعر کے پہلے مصراع میں الثعلبان آیا ہے جسے آپ ثُعْلُبَانٌ اسمِ مفرد بھی پڑھ سکتے ہیں اور ثَعْلَبَانِ اسمِ مثنی بھی پڑھ سکتے ہیں۔اور دوسرے مصراع میں۔ثعالب کو آپ ثُعْلُبَانٌ کا مؤنث مفرد بھی سمجھ سکتے ہیں اور ثَعْلَب کی جمع اقصیٰ بھی! اس وجہ سے لوگوں کو اشتباہ پیدا ہوا اور یہ روایت بھی کردیا گیا کہ غاوی بن ظالم نام کا آدمی اپنے قبیلے کے بت کا مجاور تھا۔ایک دن ''دو لومڑیاں''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئیں اور انہوں نے اس بت کے سر پر پیشاب کر دیا جس پر اس نے یہ اشعار کہے اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس روایت میں انہیں یہی شبہ ہوا ہے کہ انہوں نے اسے فُعْلُلان کے وزن پر اسم مذکر مفرد اور ثعالب کو اس کا مؤنث مفرد سمجھنے کی بجائے اسے ثَعْلَبٌ کا ثنی اور ثعالب کو اس کی جمع سمجھ لیا۔

امام دمیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ دو لومڑیاں نہیں تھیں بلکہ غاوی بن ظالم نے ایک نر لومڑی کا نام لیا ہے اور دوسرے مصراع میں مادہ لومڑی کا نام لیا ہے۔ یہاں ہم بتلاتے چلیں کے حضور اقدس ﷺ نے جب اس شخص سے نام پوچھا تو اس نے عرض کیا: غاوی بن ظالم ! آپ ﷺ نے فرمایا" نہیں! آج سے تمہارا نام راشد بن عبد ربہ ہے۔

اگر الف پانچویں جگہ کے حکم میں ہو

اگر الف نون زائد تان اسم میں پانچویں کی بجائے (لفظی طور پر) چھٹی جگہ پر ہوں لیکن پانچویں کے حکم میں ہو (درمیان میں کوئی حرف زائد بھی ہو) تب بھی تصغیر بناتے وقت الف نون سلامت رہیں گے۔ جیسے: عَبُوْثَرَانٌ میں الف لفظاً چھٹی جگہ ہونے کے باوجود حکماً پانچویں جگہ پر ہے۔ (کیونکہ تصغیر بناتے وقت حرفِ زائد ہونے کی وجہ سے اسے حذف کیا جاتا ہے) اس لئے تصغیر: عُبَيْثِرَانٌ میں اس کا الف سلامت ہوگا۔

اگر الف پانچویں جگہ سے اوپر ہو

اگر الف نون زائدتان اسم میں پانچویں جگہ سے بھی اوپر ہوں تو (چونکہ الف نون کو سلامت رکھ کر اسمِ تصغیر کا بنیادی صیغہ برقرار نہیں رہ سکتا اسلئے خماسی اسماء والے عمومی ضابطے کے مطابق) الف نون کو حذف کر دیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ باقی ماندہ پانچ حروف میں سے آخری (اگر پانچوں حروف اصلی ہوں یا زائد حرف) کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے: قَرْعَبْلَانَةٌ (بڑے پیٹ والا ایک چھوٹا جانور) کی تصغیر بناتے وقت الف نون زائدتان بھی حذف کر دیے جائیں گے اور پانچواں حرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(لام) بھی حذف کر کے: قُرَیْعِبَۃ کہا جائے گا۔

اسم مضاعف کی تصغیر

اسم مضاعف کی تصغیر بناتے وقت اس کا ادغام برقرار رکھا جائے گا۔ جیسے: مِقَصٌّ (قینچی) مَمَرٌّ (گذرگاہ) مُدُقٌّ (مصالحہ اور دوائیاں پیسنے والا ڈنڈا) اَصَمّ (بہرا) کی تصغیر: مُقَیْصٌّ، مُمَیْرٌّ، مُدَیْقٌّ، اُصَیْمّ آئے گی۔

نوٹ: مُدُقٌّ باب دَقَّ یَدُقُّ کا اسمِ آلہ ہے جو قیاساً مِدَقٌّ کے وزن پر آنا چاہئے لیکن شاذ طور پر اہلِ عرب اسے میم اور دال کے ضم کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

جمع مکسر اور تصغیر میں یکسانیت

گذشتہ ابحاث میں مختلف انواع کے اسماء کی تصغیر بنانے کے قواعد آپ کی نظر سے گذرے۔ ان میں ثلاثی سے اوپر کے اسماء کی تصغیر میں زیادہ تر وہی قواعد جاری ہوتے ہیں جو ان اسماء کی جمع منتھی الجموع میں استعمال اور جاری ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ رباعی کی جمع منتھی الجموع فَعَالِلُ (نحو جَعَافِرُ) ہے تو تصغیر بھی اس کے ہم وزن فُعَیْعِلٌ ہے (نحو جُعَیْفِرٌ) اور خماسی اسماء (جن کا حرفِ رابع حرف مدہ ہو) کی جمع منتھی الجموع فَعَالِیْلُ (نحو مَفَاتِیْحُ) ہے تو تصغیر بھی اس کے ہم وزن فُعَیْعِیْلٌ (نحو عُصَیْفِیْرٌ) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دو اوزان کی **تصغیر** کے قواعد جمع **مکسر** کے قواعد کے عین مطابق ہیں۔ چنانچہ آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ سَفَرْجَلٌ، فَرَزْدَقٌ کی تصغیر بناتے وقت ان کا پانچواں حرف حذف کر کے سُفَیْرِجٌ، فُرَیْزِدٌ بنائیں گے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی جمع مکسر بناتے وقت بھی پانچواں حرف حذف کر کے سَفَارِجُ، فَرَازِدُ کے وزن پر ان کی جمع اقصٰی بنائی جاتی ہے۔ نیز آپ نے پڑھا کہ اس تصغیر میں حذف شدہ حرف خامس کے عوض آپ آخر سے پہلے ایک یاء بھی لا سکتے ہیں۔ اس طرح یہ دونوں کلمات سُفَیْرِیْجٌ، فُرَیْزِیْدٌ بن جائیں گے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ ان کی جمع مکسر میں بھی یائے عوض لانے کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آپ ان کی جمع میں یائے عوض لاکر سَفَارِیْجُ ، فَرَازِیْدُ کہہ سکتے ہیں۔

جب یہ معلوم ہوگیا کہ زائد حروف کے حذف و اثبات میں تصغیر کے قوانین جمع مکسر کے تابع ہیں تو یہاں ہم چند امثلہ تقابلی طور پر پیش کرتے ہیں۔ ہم ان کی تفصیل بیان کرنے کی بجائے صرف تصغیر اور جمع ساتھ ساتھ پیش کریں گے جس سے آپ خود دیکھ سکیں گے کہ جو حرف جمع میں حذف ہوئے وہ تصغیر میں بھی حذف کئے گئے ہیں اور جو جمع اقصیٰ میں ثابت و برقرار رہے وہ تصغیر میں بھی برقرار ہیں۔ لأن التکسیرَ والتصغیرَ یَجرِیَانِ من وادٍ واحدٍ.

ہمزۃ الوصل سے شروع ہونے والے اسماء

جو کلمات ھمزۃ الوصل سے شروع ہوتے ہیں اور ان میں دوسرے حروفِ زائدہ بھی موجود ہیں ، ان میں حذف و اثبات کا طریق کار آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ اولیٰ بالحذف کو حذف اور اولی بالبقاء کو باقی رکھا جائے گا۔ جیسے: اِسْتِضْرَابٌ سے تصغیر: تُضَیْرِیْبٌ اور جمع اقصیٰ: تَضَارِیْبُ . اِفْتِقَارٌ سے تصغیر: فُتَیْقِیْرٌ اور جمع مکسر: فَتَاقِیْرُ . اشھیباب سے تصغیر اُشَیْھِیْبٌ اور جمع منتھی الجموع: اَشَاھِیْبُ (اس کے مصدر کی باء بھی حذف ہوگی)۔

ثلاثی میں اگر ایک سے زائد حروف زائد ہوں

تو بھی جمع اقصیٰ کے قوانین کے مطابق ہی حذف و اثبات کا قاعدہ جاری ہوگا۔ جیسے: قَلَنْسُوَۃٌ سے تصغیر قُلَیْنِسٌ ، قُلَیْسٍ دونوں طرح سے اس لئے آئے گی کہ اس کی جمع اقصیٰ بھی دونوں طرح قَلَانِسُ ، قَلَاسٍ آئی ہے۔ (دو حروفِ زائدہ میں سے جس ایک کو آپ چاہیں حذف کر کے جمع یا تصغیر بنالیں۔ اور دونوں میں اختیار اس لئے ہے کہ دونوں حروفِ زائدہ حذف و اثبات میں برابر ہیں) نیز حَبَنْطَی سے تصغیر حُبَیْنِطٌ (بحذف الالف المقصورۃ) یا حُبَیْطٍ (بحذف النون) اس لئے آئی ہے کہ اسکی جمع بھی دونوں طرح حَبَانِطُ ، حَبَاطٍ آتی ہے۔

رباعی اسم جس میں حرف زائد بھی ہو اور ھمزۃ الوصل بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا اسم جو رباعی ہو ، ھمزۃ الوصل سے شروع ہوتا ہو اور اس میں کوئی زائد حروف بھی موجود ہوں ، اس کی تصغیر بھی فعیعل یا فعیعیل کے وزن پر ہوگی۔ جیسے: إِحْرِنْجَامٌ سے حُرَيْجِيْمٌ (ھمزۃ الوصل اور نون زائدہ کے حذف کے ساتھ) آئے گی اور جمع اقصیٰ: حَرَاجِيْمُ (بھی انہی دو حروف کے حذف کے ساتھ) آئے گی۔ اور اِطْمِئْنَانٌ سے تصغیر: طُمَيْئِيْنٌ آئے گی (ھمزۃ الوصل اور نونِ اول کے حذف کے ساتھ) کیونکہ اسکی جمع اقصیٰ بھی طَمَا نِيْنُ آتی ہے۔ اسی طرح اِسْلِنْقَاءٌ سے تصغیر (ھمزۃ الوصل اور نونِ زائدہ کو حذف کر کے سُلَيْقِيٌّ آئے گی کیونکہ جمع منتھی الجموع بنانے کیلئے بھی یہی دو حرف حذف ہوتے ہیں اور اس کی جمع سَلَاقِيُّ آتی ہے۔

اہم نوٹ: اِسْلِنْقَاءٌ اور اِسْتِلْقَاءٌ (چت لیٹنا) کا مادہ ہماری فقہی کتب میں بعض جگہ استعمال ہوتا ہے۔ لیکن عام طور پر اسے ابواب ناقص (لَقِيَ يَلْقَى) کا باب استفعال سمجھ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ لَقِيَ کا معنی تو ہے ملنا. حقیقت یہ ہے کہ یہ بات استفعال ہے اور نہ ہی لَقِيَ کے مادہ سے ہے۔ اصل میں یہ باب سَلَقَ ہے جسے اِفْتَعْلَى يَفْتَعْلِي کے الحاقی باب میں استعمال کرتے ہوئے اِسْتَلْقَى يَسْتَلْقِي پڑھا جاتا ہے۔ اس کا سین باب استفعال کا حرف زائد نہیں بلکہ حرف اصلی ہے۔ اور اس کا الفِ مقصورہ اس کے مادہ کا حصہ اور لامِ کلمہ نہیں بلکہ الحاقی الف زائدہ ہے اور اس کا لامِ کلمہ الف نہیں بلکہ قاف ہے۔ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے جس کا یہاں ازالہ ہو گیا۔

چار حرفی اسماء کی تصغیر اور زوائد

جن چار حرفی اسماء میں حروفِ زائدہ موجود ہوں اور وہ اسماء ھمزۃ الوصل سے شروع نہ ہوتے ہوں ان کی تصغیر کے قوانین بھی جمع منتھی الجموع کے قواعد کے تابع ہوں گے۔ چنانچہ: قَمَحْدُوَةٌ (کانوں کے پیچھے پھنسی نما ابھرا ہوا تل) کی تصغیر قُمَيْحِدَةٌ (بحذف الواو) اس لئے آتی ہے کہ اس کی جمع: قَمَاحِدُ آتی ہے۔ اسی طرح سُلَحْفَاةٌ (مگرمچھ) کی تصغیر: سُلَيْحِفَةٌ اس لئے آتی ہے کہ جمع: سلاحف آتی ہے ۔مَنْجَنِيْقٌ کی تصغیر: مُجَيْنِيْقٌ اس لئے آتی ہے کہ اس کی جمع: مَجَانِيْقُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بحذف النون الاولیٰ) آتی ہے۔ عَنۡکَبُوتٌ کی تصغیر: عُنَیۡکِیۡبٌ اس لئے آتی ہے کہ اس کی جمع منتھی الجموع: عَنَاکِیۡبُ آتی ہے۔ نیز اس کی تصغیر: عُنَیۡکِبٌ بھی آتی ہے اس لئے کہ اس کی جمع بھی عَنَاکِبُ کے وزن پر آتی ہے۔

ثلاثی اسماء کی تصغیر میں اثباتِ زوائد

جس طرح تصغیر میں حروفِ زائدہ کا حذف جمع اقصیٰ کے قوانین کے تابع ہے اسی طرح ان کا اثبات بھی جمع کے قوانین ہی کے تابع ہے۔ ذیل میں چند امثلہ ہم ایسے ثلاثی اسماء کی دے رہے ہیں جن کی تصغیر میں حروفِ زائدہ کو ثابت رکھا گیا ہے ' کیونکہ جمع منتھی الجموع میں بھی ان کو ثابت و برقرار رکھا گیا تھا۔ جیسے: تِجۡفَافٌ ' اِصۡلِیۡتٌ ' یَرۡبُوۡعٌ ' یَنۡبُوۡعٌ ' عِفۡرِیۡتٌ ' مَلَکُوۡتٌ کی تصغیر: تُجَیۡفِیۡفٌ ' اُصَیۡلِیۡتٌ ' یُرَیۡبِیۡعٌ ' یُنَیۡبِیۡعٌ ' عُفَیۡرِیۡتٌ ' مُلَیۡکِیۡتٌ اسلئے آتی ہے کہ ان اسماء کی جمع مکسر: تَجَافِیۡفُ ' اَصَالِیۡتُ ' یَرَابِیۡعُ ' یَنَابِیۡعُ ' عَفَارِیۡتُ ' مَلَاکِیۡتُ آتی ہے۔ اسی طرح قَرۡنُوۡۃٌ (خاص قسم کی گھاس) اور تَرۡقُوَۃٌ (ہنسلی کی ہڈی) کی تصغیر: قُرَیۡنِیَۃٌ اور تُرَیۡقِیَۃٌ اس لئے آتی ہے کہ انکی جمع: قَرَانٍ ' تَرَاقٍ آتی ہے۔

مستثنی من الحذف

ایک سوال طلبہ کے ذھن میں آ سکتا ہے کہ آپ نے شروع میں یہ کہا کہ اسم مصغّر کے صرف تین اوزان ہیں (فُعَیۡلٌ ' فُعَیۡعِلٌ اور فُعَیۡعِیۡلٌ) لیکن جب آپ نے قواعد بیان کرنے شروع کیے تو ان تین اوزان کا چہرہ مسخ کر کے رکھ دیا۔ کبھی آپ حُمَیۡرَاءُ ' خُنَیۡفِسَاءُ کے وزن پر ' کبھی مُسَیۡلِمُوۡنَ ' عُثَیۡمَانُ کے وزن پر ' کبھی مُعَیۡدِ یَکۡرَبُ کے وزن پر ہمیں تصغیریں بنا کے دے رہے ہیں جبکہ ان میں سے ایک صیغے کا وزن بھی ان مذکورہ اوزان ثلاثہ پر نہیں آتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یوں تو ہر طرح کے صیغے کی تصغیر بناتے وقت اس بات کا پورا پورا اہتمام کیا جاتا ہے کہ وہ ان تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوزان میں سے کسی ایک پر آ جائے (جیسا کہ آپ نے حذف واثبات کی درجنوں مثالوں میں ملاحظہ بھی کیا) لیکن چند اشیاء ایسی ہیں جن کا حذف کرنا التباس کا موجب بنتا ہے اب اگر انہیں برقرار رکھیں تو تصغیر کا مقررہ وزن ٹوٹتا ہے اور وزن پر صیغے کو لائیں تو شدید التباس پیدا ہوتا ہے۔اس دوراہے پر کسے قائم رکھا جائے اور کسے چھوڑا جائے؟ اس کا فیصلہ کرتے ہوئے علمائے نحو نے دو امور کو ملحوظ رکھا۔(۱) ایک تو عام نحوی اصول ہے کہ **الالتباسُ محظورٌ** (التباس ہر حال میں ممنوع ہے) اس لئے اس سے بچنے کو تو ہر حال میں مقدم رکھا جائے گا (۲) دوسرے یہ بھی کہ ان تمام مذکورہ صیغوں میں تصغیر کا وزن مکمل طور پر ختم نہیں ہوا ' بلکہ حکماً وہ وزن ہر صیغے میں قائم ہے۔مثلاً : خُنَيْفِسَاء میں خاء سے سین تک فُعَيْعِلٌ کا صیغہ ' مُسَيْلِمُونَ میں میم سے دوسرے میم تک بھی فُعَيْعِلٌ کا صیغہ ' حُمَيْرَاءُ میں حاء سے راء تک فُعَيْل کا صیغہ قائم ہے۔ وهكذا فِي جَمِيعِ صِيَغِ التَّصْغِيرِ ۔ان دو امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند مخصوص مواقع پر علمائے نحو نے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ سات قسم کی اشیاء ایسی ہیں جنہیں تصغیر بنانے کی خاطر حذف نہیں کیا جاتا۔

(۱) **تائے تانیث** : جیسے: طَلْحَةٌ ' حَنْظَلَةٌ سے طُلَيْحَةٌ ' حُنَيْظِلَةٌ. (۲) **الف تانیث ممدودہ** : جیسے: قُرْفُصَاءُ ' حَمْرَاءُ سے قُرَيْفِصَاءُ ' حُمَيْرَاءُ۔

(۳) **یائے نسبت** : جیسے: عَبْقَرِيٌّ سے عُبَيْقِرِيٌّ .

نوٹ : عبقریٌ میں یائے مشددہ نسبت کی ہے اور عَبْقَرٌ عرب کے ایک جنگل کا نام ہے جس کے بارے میں عرب میں مشہور تھا کہ وہاں جنات کا بسیرا ہے۔اور جس طرح ہم لوگ جنات میں مافوق العادت قوتیں تصور کرتے ہیں ' عرب بھی انہیں مافوق الفطرت قوتوں کا حامل سمجھتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی حد سے زیادہ سمجھدار ' ذھین یا چالاک ہوتا تو اسے شیطن ' جِنّيّ ' یا عَبْقَرِيٌّ کہتے تھے ۔کیونکہ عبقر میں جنات ہی رہتے تھے۔گویا عبقری جنات کا ہم معنی لفظ ہے جو مجازاً ذھین شخص پر بولا جاتا ہے فاحفظ! (٤) **مضاف الیه** : جیسے عَبْدُالرَّحمٰن سے عُبَيْدُالرَّحمٰنِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) **مرکب مزجی کا جزوثانی**: جیسے: بَعْلَبَکّ سے بُعَیْلَبَکّ۔ (٦) **علامت تثنیہ**: جیسے: مُکْرِمَان ' مُکْرِمَیْنِ سے مُکَیْرِمَانِ ' مُکَیْرِمَیْنِ۔ (۷) **جمع سالم کی علامت**: جیسے: مُفْلِحُون ' مُفْلِحِیْنَ سے مُفَیْلِحُونَ ' مُفَیْلِحِیْنَ۔

ترخیم تصغیر

تصغیر کی ایک قسم ترخیم تصغیر بھی ہے۔ جس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اسم مکبر میں سے تمام زوائد کو حذف کر کے اس کے حروف اصلیہ پر اس کی تصغیر بنائیں۔

ثلاثی کی تصغیر

چنانچہ اگر اسم ثلاثی ہو تو اس کے زوائد حذف کر کے اس کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے: مُعْطَفٌ ' مُنْطَلِقٌ ' اَسْعَدُ ' راشد ' محمودٌ سے عُطَیْفٌ ' طُلَیْقٌ ' سُعَیْدٌ ' رُشَیْدٌ ' حُمَیْدٌ۔

مونث کی تصغیر

اگر کسی مؤنث اسم کی تصغیر بنانی ہو ' خواہ وہ مؤنث بالتاء ہو ' خواہ مؤنث بالالف ہو ' خواہ بلا علامت تأنیث ہو ' ترخیم تصغیر کی صورت میں اس کے آخر میں صرف تائے تأنیث لگائی جائے گی۔ چنانچہ: حُبْلٰی ' مُکْرِمَةٌ ' سعادُ ' سوداءُ کی ترخیم تصغیر: حُبَیْلَةٌ ' کُرَیْمَةٌ ' سُعَیْدَةٌ ' سُوَیْدَةٌ آئے گی۔ ان تمام مؤنثات میں اگرچہ علاماتِ تأنیث مختلف ہیں اور پیچھے آپ ان علامات کی تصغیر کا طریقہ بھی پڑھ چکے ہیں اور یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ مؤنث اسماء میں کس طرح اصل علامتِ تأنیث باقی رکھی جاتی ہے۔ لیکن ترخیم میں ایک ہی ضابطہ ہے کہ مؤنث اسم کسی بھی علامتِ تأنیث کے ذریعے مؤنث ہوا ہو یا بھلے اس میں سرے سے کوئی علامتِ تأنیث موجود ہی نہ ہو ' ہر صورت میں اس کی تصغیر بناتے وقت اس کے آخر میں تائے تأنیث لگائی جائے گی۔ انہی گذشتہ اسماء کی طرح اگر آپ نے کسی خاتون کا نام سعید یا سماء رکھا تو اس کی تصغیر بھی سُعَیْدَةٌ ' سُمَیَّةٌ آئے گی۔ اگرچہ مکبر میں کوئی علامتِ تأنیث موجود نہیں ہے لیکن آپ نے یہ نام مؤنث کا رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختص بالا ناث صفات کی تصغیر

ہاں ایسی صفات جو مؤنثات ہی کے ساتھ مختص ہیں (جن صفات میں مذکر کا صیغہ سرے سے استعمال ہی نہیں ہوتا) جیسے: حائض ' مرضع ' طالق ' ناھدٌ تو ان کی ترخیم تصغیر بناتے وقت تائے تأنیث ان کے آخر میں نہیں لگائی جائے گی۔ (اسلئے کہ تائے تانیث کسی بھی صفت کو مذکر سے ممتاز اور جدا کرنے کیلئے ہوتی ہے جبکہ یہ صفات مذکر میں سرے سے ہوتی ہی نہیں اسلئے نہ تو اس تاء کی اسمِ مکبر میں ضرورت ہے ' نہ ہی تصغیر کے ترخیمی صیغے میں)۔ چنانچہ مذکورہ بالا اسماء کی ترخیم تصغیر: حُوَیْضٌ ' رُضَیْعٌ ' طُلَیْقٌ ' نُهَیْدٌ آئے گی۔

نوٹ: ناھد اس نوخیز دوشیزہ کو کہتے ہیں جس کے سینے میں ابھار آنا شروع ہوا ہو۔

مؤنث بلا علامت اگر مذکر کا نام ہو

اگر ایسا مؤنث اسم ' جس میں کسی قسم کی علامت تأنیث موجود نہ ہو ' کسی مذکر کا نام رکھا گیا ہو تو ترخیم تصغیر کے وقت اس کے آخر میں بھی تائے تأنیث نہیں لگائی جائے گی (اس لئے کہ خود اس اسم میں بھی کوئی علامتِ تأنیث موجود نہیں جس کی وجہ سے تاء لانے کی ضرورت ہوتی ' پھر یہ اسم ایک مذکر کا نام بھی رکھ دیا گیا ہے جسے علامتِ تأنیث کی حاجت نہیں ہے بلکہ علامت تأنیث کا آنا اس مسمّی کی تذکیر کے منافی بھی ہے)۔ مثلاً: آپ نے کسی مذکر کا نام سَمَاءٌ ' عَرُوب رکھا ہو تو ترخیم تصغیر کی صورت میں ان دونوں اسماء کو: سُمَیٌّ ' عُرَیْبٌ بنا دیا جائے گا۔

مؤنث بالعلامة اگر مذکر کا نام ھو

اور اگر کوئی ایسا اسم مؤنث ' کسی مذکر کا نام رکھ دیا جائے جس میں مؤنث کی کوئی علامت بھی پائی جاتی ہے تو ترخیم تصغیر کی صورت میں اس اسم میں سے وہ علامتِ تأنیث حذف کر دی جائے گی۔ فرض کریں کہ آپ نے مُکرِمَةٌ ' صَحرَاءُ ' فاطمةُ لڑکوں کے نام رکھے ہیں تو ترخیم تصغیر کرتے ہوئے انہیں: کُرَیْمٌ ' صُحَیْرٌ ' فُطَیْمٌ ' کہا جائے گا۔ اور ان کی تائے تأنیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وجہ سے حذف کر دی جائے گی کہ یہ اسماء اگرچہ مؤنث بھی ہیں اور ان سب میں علاماتِ تأنیث بھی موجود ہیں ، لیکن چونکہ ان تمام اسماء کے مسمّٰی مذکر ہیں اس لئے ان کی تذکیر کے پیشِ نظر ترخیم تصغیر کے وقت علامتِ تأنیث کو حذف کر دیا جائے گا۔ (کیونکہ تصغیر میں اصل مقصود مسمّٰی اور مدلول ہوتا ہے نہ کہ اسم)۔

اگر مذکر کا نام تصغیر بنانے کے بعد رکھیں

ہاں اگر تصغیر پہلے بنائی گئی ہو اور مذکر کا نام تصغیر بنانے کے بعد رکھا جائے تو چونکہ مذکر کا نام نہ ہونے کی صورت میں ترخیم تصغیر بناتے وقت ہر علامتِ تأنیث کے عوض مصغر کے آخر میں تائے تأنیث کا اظہار ضروری ہے ، اس لئے ایسے اسم کے آخر میں پہلے تصغیر بناتے وقت تاء آ چکی ہوگی۔ پھر بعد میں جب وہ اسم کسی مذکر کا نام رکھیں گے تو اس تاء کو مذکر کے نام میں بھی (طلحة ، معاوية ، قتادة کی طرح) برقرار رکھنا ہوگا۔ جیسے: صحراء کی ترخیم تصغیر پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں صُحَيْرَةٌ آتی ہے۔ اب صحيرة بنانے کے بعد اگر آپ اسے کسی لڑکے کا نام رکھنا چاہیں تو اب اس سے تاء کو حذف نہیں کریں گے بلکہ اس مذکر کا نام صُحَيْرَةُ ہی رکھیں گے۔

اگر اسم رباعی ہو

تو اس سے تمام زوائد کو حذف کر کے ترخیم تصغیر فُعَيْعِلٌ کے وزن پر لائیں گے۔ جیسے: قِرْطَاسٌ ، عُصفورٌ ، قِنْدِيلٌ کی ترخیم تصغیر: قُرَيْطِسٌ ، عُصَيْفِرٌ ، قُنَيْدِلٌ آئے گی (حالانکہ اصل تصغیر میں انکے آخر سے قبل یاء آئی تھی)۔

حذفِ زوائد اور ترخیم تصغیر میں فرق

یہاں ہو سکتا ہے آپ کو یہ شبہ ہو رہا ہو کہ شروع میں آپ نے تصغیر کے قواعد میں بہت سی اقسام اسماء میں حروف زائدہ کو حذف کرنے کے قواعد پڑھے تھے ، یہ ترخیم بھی حذف زوائد کے انہی ضوابط کا حصہ ہو یا وہ حذف بھی ترخیم کے ذیل میں آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادرکھیں کہ حذفِ زوائد اور چیز ہے اور ترخیم اور چیز ہے۔ترخیم میں ہم ان حروف زائدہ کوبھی حذف کرتے ہیں جوکسی اسم کو تصغیر کے تین بنیادی صیغوں پر ڈھالنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں (جیسے: مُنطَلِقٌ کانون اور مُستَخرِجٌ کی سین اور تاء)جبکہ ان کے علاوہ بھی جتنے زوائد ہوں ' سبھی کو حذف کرتے ہیں۔جبکہ سابقہ قوانینِ تصغیر میں آپ نے جن زوائد کوحذف کیا وہ صرف ایسے حروفِ زائدہ تھے جن کے ہوتے ہوئے وہ اسم تصغیر کے تین بنیادی صیغوں پرنہیں ڈھالا جاسکتا تھا۔ان حروف کاحذف **تصغیر** کے لئے تھا ' ترخیم کے لئے نہیں تھا۔جبکہ ترخیم کے لئے تمام زوائد بلااستثناء حذف کردیئے جاتے ہیں۔اس لئے مستخرجٌ سے سین اور تاء کے حذف کوحذف برائے تصغیر تو کہا جائے گا کیونکہ ان دونوں زائد حروف کے ہوتے ہوئے ہم اس اسم کو فُعَیعِلٌ کے وزن پرنہیں لاسکتے۔لیکن اسے ہم ترخیم تصغیر نہیں کہیں گے۔اسی طرح: سَفَرجَلٌ ' سے حرف خامس کے حذف کواور مُتَدَحرِجٌ سے تائے زائدہ اور میم زائدہ کے حذف کوحذف برائے تصغیر کہیں گے ' برائے ترخیم نہیں کہیں گے کیونکہ یہ حذف ان اسماء کو فُعَیعِلٌ کے وزن پرلانے کے لئے ضروری ہے۔انہیں حذف کرکے ہم: سُفَیرِجٌ اور دُحَیرِجٌ کہہ سکتے ہیں۔

اسی طرح کسی ثلاثی اسم میں اگر دو یا دو سے زیادہ حروف زائدہ موجود ہوں: جیسے: مُنطَلِقٌ ' مُستَخرِجٌ توان میں سے زوائد کوحذف کرکے فُعَیعِلٌ کے وزن پر مُطَیلِقٌ (حذفِ نون سے)اور مُخَیرِجٌ (حذفِ سین وتاء سے)محض تصغیر بنے گی ' اسے ہم ترخیم نہیں کہیں گے کیونکہ ان صیغوں میں صرف وہ حروفِ زائدہ حذف کئے گئے ہیں جواسم کو فُعَیعِلٌ کے وزن پرلانے میں رکاوٹ بن رہے تھے اور محض ایسے حروف کاحذف تصغیر کی ضرورت ہے نہ کہ ترخیم کی۔چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ان دونوں تصغیروں میں میم زائدہ موجود ہے۔جبکہ اگر ہم انہی دونوں اسماء کی ترخیم تصغیر کرنا چاہیں تو پھر اس میم زائدہ کوبھی حذف کرکے۔طُلَیقٌ ' خُرَیجٌ کہیں گے۔

اس مبحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اسم میں جوزائدہ حروف ہوتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں (۱) ایک وہ جن کاتصغیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بناتے وقت باقی رکھنا جائز نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر وہ باقی رہیں تو ان اسماء کی تصغیر ہی نہیں بن سکتی۔ جیسے منطلق کا نون اور مستخرج کی سین اور تاء۔ (۲) جبکہ بعض حروف زائدہ ایسے ہوتے ہیں جن کا تصغیر میں باقی رکھنا جائز ہوتا ہے۔ جیسے انہی دونوں اسماء میں میم زائدہ جو تصغیر میں باقی ہے۔ ترخیم کا تعلق اس دوسری قسم سے ہے کہ یہ ان زائد حروف کو بھی اڑا دیتی ہے جنہیں تصغیر میں باقی رکھنا جائز ہوتا ہے۔ جیسے مطیلق اور طلیق سے واضح ہو چکا ہے۔

شذوذ : اسم مبنی کی تصغیر

شروع میں یہ بتلایا جا چکا ہے کہ تصغیر کا تعلق اسمِ معرب سے ہے ' اسمِ مبنی میں تصغیر کا عمل جاری نہیں ہوتا لیکن اھلِ عرب نے شاذ طور پر دو قسم کے مبنی اسماء میں بھی تصغیر کا عمل محدود سطح پر جاری کیا ہے۔ اسمِ اشارہ اور اسمِ موصول میں۔

اسمائے اشارہ کی تصغیر

اسمائے اشارہ میں سے صرف پانچ اسماء کی تصغیر منقول ہے۔ چنانچہ (۱) ھذا کی تصغیر ھذَیَّا (۲) ذاکَ کی تصغیر ذَیَّاکَ (اور اگر لام بُعد کے ساتھ ذٰلِک ہو تو اس کی تصغیر ذَیَّالِکَ) (۳) تا کی تصغیر تَیَّاک (ذَیَّا کا مثنی ذَیَّانِ اور تَیَّا کا مثنی تَیَّان بھی استعمال ہوتا ہے) (۴) اولاءِ (جو اھلِ حجاز کے ہاں اسمِ اشارہ کی جمع میں استعمال ہوتا ہے) کی تصغیر اُولَیَّاءِ اور (۵) اُولی (جو بنو تمیم کے ہاں اُولاءِ کی جگہ اور اسی کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے) کی تصغیر اُولَیَّا' استعمال ہوئی ہے۔ رؤبہ شاعر کہتا ہے:

اَوْ تَحْلِفِي بِرَبِّکِ الْعَلِيِّ

اَنِّي اَبُو ذَيَّالِکِ الصَّبِيِّ ؟!

(ترجمہ: یا تم اپنے عظیم القدر رب کی قسم کھاتی ہو کہ میں اس چھوٹے سے بچے کا باپ ہوں؟) اس شعر میں ذَیَّالِکِ اسمِ اشارہ ذٰلِک کی تصغیر کرتے ہوئے استعمال ہوا ہے اور چونکہ شاعر ایک عورت کو مخاطب بنا رہا ہے ' اسلئے حرفِ خطاب کو تانیث کی مناسبت سے کسرہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فافهم !

اسم موصول کی تصغیر

اسمائے موصولہ میں سے بھی صرف چند اسماء کی تصغیر مستعمل ہے (۱) اَلَّذِیْ کی تصغیر اَللَّذَیَّا (۲) اَلَّتِیْ کی تصغیر اَللَّتَیَّا (۳) ان کے مثنی کی تصغیر اَللَّذَیَّانِ اور اَللَّتَیَّانِ (۴) جمع مذکر کی حالت رفع میں تصغیر اَللَّذَیُّوْنَ اور حالت نصب و جر میں تصغیر اَللَّذَیِّیْنَ (۵) اَللَّتَیَّا کی جمع کی تصغیر اَللَّتَیَّاتِ مستعمل ہے۔

نوٹ : اسمِ اشارہ اور اسمِ موصول میں دو امور خاص طور پر آپ نے ملاحظہ کئے ہونگے کہ کہنے کو تو اھلِ عرب نے ان اسماء کی تصغیر بنائی ہے ' مگر (۱) نہ تو ان میں تصغیر کا یہ قاعدہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیکر تیسری جگہ یائے تصغیر لائی جائے (۲) اور نہ ہی ان صیغوں میں سے کوئی ایک تصغیر کے بنیادی صیغوں (فُعَیْلٌ ' فُعَیْعِلٌ ' فُعَیْعِیْلٌ) کے وزن پر ہے۔

یہاں پر اھلِ عرب نے تمام اسماء پر ایک یائے مشددہ کے اضافے کو ہی تصغیر کیلئے کافی قرار دیا ہے اور چونکہ یہ تمام صیغے شاذ ہیں اسلئے اگر ان کی تشکیل کا طریق کار بھی شاذ ٹھہرے تو اس میں کوئی بہت زیادہ مضائقہ نہیں۔ اھلِ منطق فرماتے ہیں کہ زید کا ھنہنانا محال ہے لیکن اگر اسے گدھا فرض کر لیا جائے تو اس کا ھنہنانا محال نہیں رہتا!!

شاذ تصغیر یں

سب سے آخر میں چند شاذ تصغیروں سے آپ کو متعارف کراتے ہیں جو ان تمام قواعد سے ہٹ کر اہل عرب نے استعمال کی ہیں۔ یہاں جو تصغیر اہل عرب نے قانون کے خلاف استعمال کی ہے وہی استعمال کی جائے گی ' اسکے مقابلے میں قاعدے اور قانون کو ترک کیا جائے گا۔ لیکن اس استعمال کو انہی مخصوص الفاظ تک محدود رکھا جائے گا ' ان پر قیاس کر کے کسی دوسرے لفظ کو ان اوزان پر مصغر نہیں بنایا جائے گا۔ فانها شواذ ' تحفظ و لا یقاس علیها .

نمبر	مکبر	مصغر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱)	عِشَاءٌ	عُشَيَّانٌ
(۲)	عَشِيَّةٌ	عُشَيْشِيَةٌ
(۳)	عَشِيٌّ	عُشَيْشَانٌ
(۴)	لَيْلَةٌ	لُيَيْلِيَةٌ / لُيَيْلَةٌ. (بھی جو قاعدہ کے موافق ہے)۔
(۵)	اِنسانٌ	اُنَيْسِيَانٌ (واَجْمَعَ العَرَبُ علیٰ ذٰلک)
(۶)	بَنِيْنَ	اُبَيْنِيْنَ (وهو اَيْضًا مُجْمَعٌ عَلَيه)
(۷)	رَجُلٌ	رُوَيْجِلٌ / رُجَيْلٌ (بھی جو موافق قیاس ہے)

وَالحَمدُلِلّٰهِ الذی بِنِعمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وهُوَولِيُّ التو فِيقِ.

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ: صاحب الفضیلۃ شیخ الحدیث مولانا حمداللہ، حفظہ اللہ
دارالعلوم مظہرالعلوم، داجی، صوابی

الحمد للہ الذی صغر جسم البعوضۃ و کبر جسم الفیل و جعل الانساب للتعارف لا للتکبر و التفضیل، والصلوۃ والسلام علی من بیّن ان القرب الی اللہ تعالیٰ بالحسب لا بالنسب: ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم، و علی آلہ واصحابہ الذین ہم نجوم الاقتداء و الاہتداء فی الدین وہم المضافون الی النبی علیہ السلام الکریم النبیل، اما بعد: فانی طالعت الرسائل المؤلفۃ للفاضل مولانا ارشد حسن ثاقب فی الاضافہ و النسبۃ و التصغیر من مواضع شتّی. فما وجدت فیہا شیئاً اِمراً ولا شیئاً نکراً، بل فیہا دقائق و حقائق لا توجد فی الکتب المتداولۃ فی الصرف والنحو، فیعلم ان الفاضل المؤلف طالع لذلک کتباً غیر متداولۃ فاخرج من بحار العلم الدرر الفریدہ المفیدۃ للمعلِّم والمتعلِّم تقبل اللہ تعالیٰ سعی المؤلف الفاضل وجزاہ اللہ فی الدارین جزاءً حسناً وجعلہا صدقۃ جاریۃ وجعلہا مقبولۃ بین اہل العلم. آمین آمین لا أرضی بواحدۃ، حتی اضم الیہا الف آمین.

وأنا العبد الفقیر الی رحمۃ اللہ الاکبر حمداللہ المظاہری الحنفی القادری النقشبندی الداجوی، خادم علم الحدیث الشریف والقرآن الکریم فی دارالعلوم مظہر العلوم من مضافات المردان والصوابی، من تلامذۃ مولانا زکریا المرحوم شیخ الحدیث فی مظاہر العلوم سہارنفور، الہند. بقلمہ، بتاریخ رابع عشر من ذی الحجہ (۱۴۲۹ ھج) بقلمہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حمد اللہ صاحب دامت بر کاتهم (فاضل مظاهر العلوم سهارنپور' تلمیذر شید حضرت شیخ الحدیث ' مولانا محمد زکریا المهاجرالمدنی رحمة الله علیه).

تمام تعریفوں کی حقدار وہ ذات والاصفات ہے جس نے مچھر کے جسم کو چھوٹا اور ہاتھی کے جسم کو بڑا بنایا۔ اور جس نے **انساب** کو تعارف کے لئے بنایا ' تکبر اور افضلیت کے لئے نہیں بنایا۔

اور درود وسلام ہوں اس ہستی پر جس نے یہ حقیقت آشکارا فرمائی کہ **تقرب** الی اللہ **حسب** سے حاصل ہوتا ہے **نسب** سے نہیں: **ان اکرمکم عند الله اتقاکم** ۔ اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی جو دین میں اهتداء واقتداء کیلئے آسمانی کواکب کا درجہ رکھتے ہیں اور جو حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذات گرامی سے مشرف بہ نسب ہیں امابعد:

میں نے **مولانا ارشد حسن ثاقب** کے **اضافت ' تصغیر** اور **نسبت** کے موضوعات پر تحریر کردہ رسائل کا جستہ جستہ متفرق مقامات سے مطالعہ کیا اور ان میں کوئی بات خلاف حقیقت یا اجنبی نہیں پائی۔ بلکہ ان میں علوم ومعارف کے وہ دقائق وحقائق جمع کئے ہیں جو صرف ونحو کی متداول کتب میں نہیں ملتے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مؤلف نے ان رسائل کی تألیف وتدریس کیلئے غیر متداول کتب کا مطالعہ کر کے علوم کے سمندر سے اساتذہ اور طلبہ کے لئے دقائق ومعارف کے موتی اکٹھے کئے ہیں۔

اللہ تعالی مؤلف کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائیں' ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور اس سلسلۂ تألیف کو صدقۂ جاریہ بنائیں اور اهل علم کے درمیان اسے قبولیت سے نوازیں۔ آمین ' آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک بار آمین کہہ کر مطمئن نہیں ہو پا رہا ' اس لئے اس پر **ہزار آمین** کا اضافہ کر رہا ہوں۔

خدائے عظیم و برتر کی رحمت و عنایت کا محتاج بندہ ناچیز **حمد اللہ مظاہری ' حنفی ' قادری ' نقشبندی ' داجوی** ۔خادم علوم قرآن و حدیث ' دار العلوم مظہر العلوم (ضلع صوابی) و تلمیذ حضرت **شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ** ' شیخ الحدیث مظاہر العلوم ' سہارن پور (ہندوستان)۔ اپنے قلم سے چودہ ذی الحجہ (۱۴۲۹ھ) کو لکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ارشد حسن ثاقب کی مزید تالیفات

کتاب المؤنث: اس کتاب میں علامہ ارشد حسن ثاقب نے عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسم مؤنث پر قلم اٹھایا ہے اور ایسے ایسے مباحث کے دریا کتاب کے کورے میں بند کر دیئے ہیں کہ پڑھنے والا ایک بار عش عش کر اٹھتا ہے۔ یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں تانیث اور مؤنث کے بارے میں مختلف اور متنوع عنوانات کے تحت علمی مباحث درج ہیں۔ جبکہ دوسرا باب مؤنثات کی ایک طویل ابجدی فہرست پر مشتمل ہے۔ جس میں علامہ موصوف نے عربی زبان کے ایسے مؤنث اسماء کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جن میں۔ (۱) یا تو مؤنث ہونے کی ظاہری علامات کوئی نہیں (۲) یا علامت موجود ہے مگر وہ صرف مؤنث نہیں بلکہ مذکر و مؤنث میں مشترک ہے (۳) یا علامت نہ ہوتے ہوئے مشترک ہے یا علامت ہوتے ہوئے بھی وہ مذکر ہے! چونکہ یہ معلومات لغت کی کتب میں الفبائی ترتیب سے بکھری ہوئی ہیں اور نحوی کتب تو صرف فن تعارف کر کے مؤنث سماعی سے فارغ ہو جاتی ہیں۔ اب ہر لفظ کے بارے میں معلوم کرنا کہ وہ مذکر یا مؤنث ہے یا مشترک؟ یہ ایک خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔ علامہ صاحب نے تفحص و استقراء سے ایک طویل ' کارآمد اور مفید فہرست طلبہ اور علماء کے لئے اس کتاب میں مہیا کر دی ہے۔

ہر طالم کی لائبریری بالخصوص ہر نحوی مدرس کے پاس اس کتاب کا موجود ہونا نہایت ضروری اور بہت کارآمد ہے!!

ثانی اثنین: کئی آیات قرآنی ' احادیث نبوی ' وقائع تاریخی اور حقائق کونی کا اعداد کے ساتھ ایک تعلق ہوتا ہے۔ اس دلچسپ عددی نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے علامہ ارشد حسن ثاقب نے اطرادی ترتیب سے آیات اور وقائع وحقائق کا ایک دلکش گنجینہ مرتب کرنیکا ارادہ کیا۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ''ثانی اثنین'' ہے۔ جس میں صرف ان قرآنی آیات کا استقصاء کیا گیا ہے جن میں ''دودو'' کے حوالے سے واقعات یا احکام بیان کئے گئے ہیں۔ یہ اس سلسلہ کی پہلی تالیف ہے جبکہ ''دودو'' کے حوالے سے احادیث ' آثار ' وقائع اور حقائق کونیہ کے ابواب پر مشتمل دوسرا حصہ زیر تالیف ہے۔ ازاں بعد مؤلف مذکور تین تین اور اسی طرح دس تک کے اعداد کے حوالے سے مزید دلچسپ حقائق کو تالیف کی ایک ہی لڑی میں پرو کر علماء و محققین کے لئے منتشر معلومات کا ایک بے بہا خزانہ مجتمع کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

ثانی اثنین میں تمام متعلقہ آیات کو چند بڑے اور پھر ذیلی عنوانات میں منقسم کر کے ذکر کیا گیا ہے۔ اور عام قاری کی معلومات اور طلبہ کی دلچسپی کے لئے نہایت خوبصورت تفسیری دقائق کو بھی موضوع بحث بنایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحكمة لائبريرى
AL-HIKMAH LIBRARY
نمبر 121

بسمہ الکریم

انما انا قاسم والله يعطي

از دفتر مدرسه عربيه مظهر العلوم زجسترد
داکی تحصیل صوابی ضلع مردان

نمبر .... مورخہ ....

الحمد لله الذي صغر جسم البعوضة وكبر جسم الفيل
وجعل الانساب للتعارف لا للتكبر والتفضيل والصلوة
والسلام على من بين ان القرب الى الله تعالى بالحسب لا
بالنسب ان اكرمكم عند الله اتقاكم وعلى آله واصحابه
الذين هم نجوم الاقتداء والاهتداء في الدين والمنسوبون
الى النبي عليه السلام الكريم الفضيل اما بعد فاني
قد طالعت الرسائل المؤلفة للفاضل ... الرشيد
مسمى بالتهذيب في الاضافة والنسبة والتصغير من
اوله الى آخره فما وجدت فيها شيئا افراطا ولا شيئا
تكرارا بل جمعها دقائق وعلائق لا توجد في الكتب
المتداولة في الصرف والنحو فيعلم ان المؤلف الموفق
طالع كتبا غير متداولة فاخرجها من بحار العلم

الدرر الزاهرة المفيدة للمعلم والمتعلم فتقبل الله
تعالى سعي المؤلف الفاضل وجزاه الله في الدارين
جزاء حسنا وجعلها صدقة جارية وجعلها مقبولة بين
اهل العلم آمين ثم آمين للاذكى بواقعة بدعاء انهم
اليها آمين وانا العبد الافقر الى رحمة الله الاكبر
عبد السلام ... الحنفي القادري النقشبندي
الراوي خادم علم الحديث الشريف والتدريس
في دار العلوم ... من تلامذة المحدث
من تلامذة ... زكريا المرحوم شيخ الحديث في مظاهر
علوم سهارنفوري ... مركز المدرسة ... الاعلى
تبليغ - بتاريخ رابع عشرين ذي الحجة . ...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب الاعاریب ترکیب کے موضوع اپنی نوعیت کی پہلی اور منفرد کتاب! (۱) اردو کی بجائے عربی میں ترکیب اور وہ بھی اتنی آسان کہ کم سے کم علمی استعداد کا طالبعلم بھی آسانی سے سیکھ سکے ۔ اور اتنی مفید کہ ایک باب کی تراکیب مکمل ہونے پر طالبعلم فر فر عربی بولنے لگ جائے ۔ (۲) ہر موضوع کے حوالے سے نہایت علمی وتحقیقی ابحاث جو عام متداول کتب میں دستیاب نہیں ۔ (۳) جملہ کی ترکیب میں ہر ہر لفظ کی مکمل تفتیح کہ وہ معرب ہے یا مبنی ؟ معرب ہے تو اس کا اعراب کیسے آتا ہے؟ اور مبنی ہے تو کس چیز پر مبنی ہے ؟ پھر وہ عامل ہے یا غیر عامل؟ عامل ہے تو اس کا عمل کیا ہے؟ غرض عربی میں ہر لفظ پر ہر ترکیب میں اتنی فنی بحث کہ نحو ہمیشہ کیلئے طالبعلم کی مٹھی میں آ جائے اور عربی زبان بولنا مادری زبان کی طرح آسان ہو جائے ۔

گلدستۂ دلھن خواتین اور مسلمان بچیوں کی دینی تربیت ' گھریلو زندگی کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سنوارنے ' خاندانی نظام کو مضبوط کرنے اور دنیا وآخرت کی سعادتوں کی رہنمائی کے لئے ایک زندہ وجاوید تصنیف ! مسلمان بچی کے لئے ایک خوبصورت اور مفید ترین تحفہ!

ستون درسا فی اللغۃ العربیۃ درجہ متوسطہ کے طلبہ کو ابتدائی عربی پڑھانے کے لئے 60 اسباق پر مشتمل یہ کتاب تین سو سے زائد اسماء اور درجنوں افعال وحروف کا نہ صرف ذخیرہ الفاظ مہیا کرتی ہے، بلکہ مرکب اضافی، توصیفی، جار مجرور، جملہ اسمیہ، اور جملہ فعلیہ کی بے شمار عملی مشقوں پر مشتمل ہے ۔

مائۃ درس فی اللغۃ العربیۃ درجہ اولی کے طلبہ کو عربی سکھانے کیلئے ایک گراں مایہ درسی کتاب! اس کتاب کے پڑھنے کے بعد طالب علم کی نہ صرف روزمرہ کی عربی بول چال سو فیصد درست ہو جاتی ہے بلکہ آگے چل کر عربی کتب سے براہ راست استفادہ کئی گنا آسان ہو جاتا ہے ۔

موطأ الامام محمد امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ قرن اول کے مایۂ ناز محدثین اور ممتاز فقہاء میں شمار ہوتے ہیں ۔ موطأ امام مالکؒ کی روایت دو طرق سے ہوئی ہے جن میں سے ایک روایت امام محمدؒ کی ہے ۔ امام محمدؒ نے اپنی روایت میں دو باتوں کا مزید التزام یہ فرمایا ہے کہ ایک تو ہر موضوع پر فقہ حنفی اور بالخصوص امام اعظم کی فقہی رائے نقل کی ہے (جو نوے فیصد سے زیادہ احادیث وروایات موطا کے موافق ہیں) اور دوسرے اپنے موقف پر مستند روایات بھی سند متصل کے ساتھ روایت کر کے انہیں موطأ کی زینت بنایا ہے ۔ اپنی اضافی روایات کی وجہ سے ان سے روایت فرمودہ موطا مالکؒ کو موطا امام محمدؒ کا نام دیا جاتا ہے ۔ بازار میں چند تراجم موطا کے موجود ہیں ۔ لیکن ان میں اغلاط کی بھرمار کے علاوہ کئی فقہی مسائل میں بہت زیادہ ابہام اور اغلاق پایا جاتا ہے اور کئی جگہ تو شرعی اصطلاحات کا لفظی ترجمہ کر کے معانی کو اصل مقصود سے کوسوں دور کر دیا گیا ہے ۔ علامہ ارشد حسن ثاقب نے نہایت سلیس 'سہل' بامحاورہ ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ شرعی وفقہی مصطلحات کی توضیح بھی ساتھ ساتھ کر دی ہے ' جس کی بدولت ادنیٰ مہارت رکھنے والا طالبعلم اور عام قاری بھی اس کتاب سے اب پوار پوار استفادہ کر سکتا ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

علامہ ارشد حسن ثاقب کی تالیفات

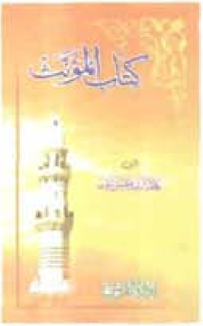

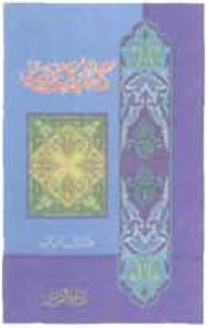

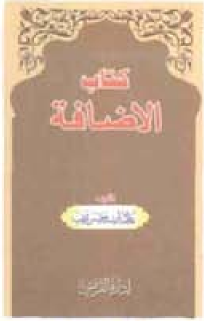

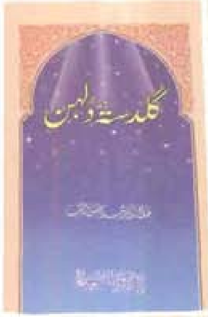

ادارۃ القریش
لاہور
0333/0323-4313162,0333-4040432